غزل انتخاب
گلاب تم ہو

غزل انتخاب

گلاب تم ہو

انتخاب،، ۲۰۲۳ء

تالیف، گل بخشالوی

انتساب

اپنے بیٹوں

شاہد بخشالوی، امجد بخشالوی

☆☆☆

انتخاب ،، گلاب تم ہو ،، تالیف :گل بخشالوی

سرورق گرافک لنک ،، کمپوزگ:مدثر بھٹی

اہتمام اشاعت:قلم قافلہ پاکستان

.......رابطہ.....

کاشانہء علم وادب،

بخشالوی منزل جی ٹی روڈ، کھاریاں شہر ضلع گجرات (پاکستان)

+ 92 302 5892786

guibakhshalva@gmail.com

شریکِ انتخاب
شعراء وشاعرات کے اسمائے گرامی!

☆ آزاد نقیبی ☆ آصف ثاقب ☆ آئرین فرحت ☆ ارم ناز ☆ احکم غازی پوری
☆ احمد حنیف ☆ اختر چیمہ ☆ اشفاق شاہین ☆افتخار شاہد ☆ اعظم سہیل ہارون
☆ افضل ہزاروی ☆ اکرام الحق ☆ امجد حمید محسن ☆ امین اوڈیرائی ☆ امین عاصم
☆اوصاف شیخ ☆ ایم اے گلشن ☆ ایس قمر انجم دربھنگوی ☆ ایس ایم تقی حسین
☆ بشارت وقار ☆ بی اے ندیم ☆ ڈاکٹر پروین سیف☆ تسنیم صنم ☆تمثیلہ لطیف
☆ تنویر پھول ☆ توقیر سید☆ جابر نظامی ☆n جسارت خیالی ☆ جبیں نازاں
☆ جلیل عالی ☆ ڈاکٹر جنید آزر☆ ڈاکٹر خاور چوہدری ☆ خورشید ازہر
☆ خورشید انجم پورنوی ☆ دلشاد احمد ☆ ذکی طارق بارہ بنکوی ☆ راحت سرحدی
☆راشد منصور راشد ☆رانا افتخار احمد ثاقب ☆ رحمان امجد مراد☆ رفیق مغل ایڈووکیٹ
☆روبینہ ممتاز روبی ☆ڈاکٹر زرقا نسیم غالب ☆زین العابدین مخلص☆ پروفیسر سبین یونس
☆ سحر نورین☆ سلطان سکون ☆ سعید الرحمان سعید☆سیدہ سعدیہ فتح ☆ سلمیٰ رانی
☆ سلیم یاور ☆ سیماب سحر☆ شاہ روم خان ولی ☆ شاہنواز سواتی ☆ شبنم لطیف
☆ شوکت محمود شوکت ☆شہناز یاسمین شازی☆ شہیر رضوی کھیروی ☆ شیرین گل رانا
☆ صدیق راز ☆ طاہر حنفی ☆ طارق امام کوکب☆ ظہیر الدین شمس☆عاصم بخاری
☆عابد حسین جنجوعہ ☆عبد الرحمان کاشف☆ عباس ثاقب☆ عامر شریف☆ عبد العزیز عزیز
☆عبد الوحید بسمل☆ عطیہ نور ☆عتیق الرحمان صفی☆ ڈاکٹر عزیز فیصل ☆ عزیر حمزہ پوری
☆ علی شاہد دلکش ☆ڈاکٹر عمر قیاز قائل☆ غلام مجتبیٰ ☆ غضنفر عباس قیصر فاروقی

☆ فرزانہ فرحت ☆ فرزانہ سید جبار ☆ فرید انجم ☆ فیروز ناطق خسرو☆ قاسم دستی
☆ قاضی سیف الرحمان سیف☆ گل بخشالوی ☆ مجاہد لائین ☆ محسن باعشن حسرت
☆ڈاکٹر محمد اشرف ☆ محمد ارباب بزمی☆ محمد کلیم ضیاء☆ محمد نفیس ازہر☆ محمد یاسین کنبھر
☆ محبوب حسین تاباں☆محبوب کشمیری ☆ م سرور پنڈولوی ☆ مشتاق دربھنگوی
☆ معراج انور قدیری ☆ مظفر احمد مظفر ☆ ڈاکٹر مقدس طاہرہ ☆ ڈاکٹر ممتاز منور
☆ منور عزیز ☆ پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی ☆ نادرہ ناز ☆ ناصر علی سید ☆ ندیم اسلم
☆ نسیم سحر ☆نصیر احمد نصیر☆ نئیر صدیقی ☆ نذہت جہاں ناز ☆ نواب نقوی
☆ نیلما ناہید درانی ☆پروفیسرو،پ عصیم صلیبی☆ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم☆ڈاکٹر یونس فہیم

☆☆☆

تعارف

والدین کا دیا ہوا نام.... سبحان الدین،،،قلمی نام: گل بخشالوی

تعلیم :. میٹرک (پرائیویٹ) پیدائش 30 مئی 1952،

مقامِ پیدائش ،، بخشالی ضلع مردان، خیبر پختونخواہ، مادری زبان پشتو

شاعر کالم نگار ادب دوست، ناظم اعلیٰ قلم قافلہ کھاریاں،،،،

ادبی سفر کا باقاعدہ آغاز 1984ء

حال مقیم کھاریاں شہر ضلع گجرات پنجاب (پاکستان)

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل اُردو، گل بخشالوی کی ادبی خدمات 2017ء مقالہ نگار پروفیسر محمد سلیم سندھو

مقالہ برائے ایم فل، گل بخشالوی کے سفرنامے، پاکستان سے پاکستان تک،،، 2022 ء مقالہ نگار، آسما بشیر،

مقالہ برائے ایم فل،، گل بخشالوی کی شاعری، 2022 ء،، مقالہ نگار، پروفیسر کلیم ضیاء

دسواں غزل انتخاب

عزیزان قلم قافلہ، بزم گل کے پلیٹ فارم سے اردو ادب کی آبیاری کے لئے جو سفر ۱۹۸۴ میں شروع کیا تھا، بفضل خدا جاری ہے ،قلم قافلہ کے ہم سفر ادب دوست میرے استادِ محترم علامہ انیس لکھنوی اور قطعہ گو شاعر اسحاق آشفتہ کی زندگی نے ان کا ساتھ نہیں دیا دونوں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں اور میں جنابِ سلطان سکون (ایبٹ آباد) اور فیروز ناطق خسرو (کراچی) کی رہنمائی میں سخنوارنِ جہاں کے ساتھ زندگی جی رہا ہوں قلم قافلہ کے زیر اہتمام ''شاعری انتخاب'' اشاعت کا سلسلہ جاری ہے اور جب تک زندگی ہے قلم اور اردو ادب کا ساتھ رہے گا،

۔اردو شاعری کو دنیائے اردو ادب میں نمایاں مقام حاصل ہے لیکن دور حاضر میں ایسے بھی شعراء وشاعرات ہیں اگر ان سے شاعری کے رموز کے لئے کسی مستند استاد سے اصلاح لینے کے لئے کہا جائے تو برا مان جاتے ہیں حالانکہ میں انہیں اپنی مثال دیتا ہوں کہ زندگی کے آخری عشرے میں بھی اپنے اساتذہ سے مشورہ ضرور کرتا ہوں۔

میں برملا کہتا ہوں ! میں نے ابھی تک خود کو شاعر تسلیم نہیں کیا اگر دنیائے اردو ادب میں میری کوئی پہچان ہے تو یہ میری شاعری نہیں بلکہ اردو ادب کی خدمت ہے شاعری انتخاب کے اس سلسلے میں اپنے استاد محترم سلطان سکون اور محترم فیروز ناطق خسرو کا احسان مند ہوں آپ میرے بہترین معاون ہیں۔ بہترین رہنمائی کے ساتھ داد و تحسین سے میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

سخنوران جہاں آپ بخوبی جانتے ہیں کہ قلم قافلہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والا کوئی بھی شاعری انتخاب برائے فروخت نہیں ہوتا، اور نہ ہی بفضلِ خدا کسی ادارے کا مرہون منت ہوں، تمام تر اخراجات میں اپنی جیب سے ادا کرتا ہوں، ہر شائع ہونے والی کتاب شریکِ انتخاب شعراء و شاعرات، قومی اور یونیورسٹیز کی لائبریریوں کو اعزازی ارسال کردیا کرتا ہوں، بیرون پاکستان ادب دوست پی ڈی ایف میں انتخاب دیکھ اور پڑھ لیتے ہیں یہ اردو ادب سے میری محبت ہے میں آج کا ادب کل کے لئے محفوظ کررہا ہوں۔

گلاب تم ہو قلم قافلہ کے زیر اہتمام دسواں غزل انتخاب، ہے غزل انتخاب گلاب تم ہو آپ کو کیسے لگا یہ تو آپ ہی بتا سکتے ہیں، چونکہ یہ میری تالیف ہے اس لئے تو مجھے نہ صرف گلاب کی طرح خوبصورت بلکہ اس میں غزل کی خوشبو بھی محسوس کررہا ہوں،

گل بخشالوی

جولائی ۲۰۲۳ء

تو لے کے آ جا کبھی اپنے پیار کا موسم
گزر نہ جائے کہیں انتظار کا موسم
تو بس گیا ھے مری روح کے دریچوں میں
نہ ختم ہو گا ترے اعتبار کا موسم
ٹھہر گئی ہے خزاں میرے دل کے آنگن میں
تو ساتھ لے گیا جیسے بہار کا موسم
تری نظر کا بس اک جام چاہیے مجھ کو
نگاہ ڈھونڈ رہی ھے خمار کا موسم
مجھے یہ ڈر ھے مری سانس ہی نہ رک جائے
رہا نہ دل پہ اگر اختیار کا موسم
ستم کی رت ہمیں آزاد کیا ڈرائے گی
چنا ھے اپنے لیئے ہم نے دار کا موسم

☆☆☆

آزاد نقیبی
فیصل آباد (پاکستان)
+92 345 7927388

نہیں ہے کام کوئی آئیں جائیں
ہم اپنے صبر ہی کو آزمائیں
عبادت میں خلوص ِبندگی کو
ہتھیلی پر سسکتی ہیں دعائیں
سڑک پر حادثوں کی سلطنت ہے
گھروں پر راج کرتی ہیں بلائیں
عذابوں سے یہ بستی ٹوٹ جاتی
حفاظت کو اگر ہوتی نہ مائیں
کوئی ٹہنی نہیں ملتی پرانی
فضا میں ڈولتی ہیں فاختائیں
بڑی شرمندگی ہے جگ ہنسائی
بس اک آنسو میں ثاقب ڈوب جائیں
کہاں لے جائیں ثاقب سرخ غزلیں
کوئی ہو سننے والا جب سنائیں

☆☆☆

آصف ثاقب
گاؤں بوئی، تحصیل و ضلع ایبٹ آباد (پاکستان)

میں نے دل کا شہر بسایا کاغذ پر
لفظوں کا انبار لگایا کاغذ پر
آنکھیں بول رہی تھیں لب خاموش رہے
خاموشی نے شور مچایا کاغذ پر
وصل کے کچھ لمحوں کو بھی تحریر کیا
اور تمہارا ہجر منایا کاغذ پر
ایک طرف بھیگا ہوا کونا کاغذ کا
ایک طرف پھر خود کو ہنسایا کاغذ پر
یہ تو بس شاعر ہی ہو سکتا ہے جو
صحرا اور سمندر لایا کاغذ پر
لمحہ م نے تم کو یاد کیا
ہاتھوں کو زنجیر بنایا کاغذ پر
ایک طرف رکھا سوکھی مٹی کا ڈھیر
ایک طرف آدم کو بٹھایا کاغذ پر

☆☆☆

آئرین فرحت
کراچی،(پاکستان)
+92 333 1372066

دل جلوں کو ستاتے رہتے ہیں
لوگ جو مسکراتے رہتے ہیں
دل میں دھڑکن بھی تو سنی ہوگی
آپ تو آتے جاتے رہتے ہیں
گیت وہ سب ہمارے لکھے ہیں
آپ جو گنگناتے رہتے ہیں
بھول جانے کی آپ کی عادت
ہم تو وعدہ نبھاتے رہتے ہیں
ہم سے اکثر وہ روٹھی رہتی ہے
زندگی کو مناتے رہتے ہیں
اور کچھ یاد ہی نہیں ہم کو
آپ بس یاد آتے رہتے ہیں
ہم ارم روشنی کے عاشق ہیں
دیپ دل کا جلاتے رہتے ہیں

☆☆☆

ارم ناز

جھنگ (پاکستان)

+92 321 8353405

حیا سے جھک گئی اپنی نظر گناہ کے بعد
لرز رہا تھا نہا ئے جگر گناہ کے بعد

کیا نہ سجدہء آدم جو بن گیا شیطاں
ہرایک در پہ جھکایا وہ سر گناہ کے بعد

کہا یہ حضرتِ انسان سے لعیں اک دن
گناہ کیا ہے یہ جانا مگر گناہ کے بعد

ضرور اُس پہ کرے گا کریم لطف و کرم
ہے جسکی چشمِ ندامت سے سر گناہ کے بعد

کوئی بچا نہ سکے گا حصارِ مرقد میں
فرشتے لینگے تری جب خبر گناہ کے بعد

فنا سے قبل نہ توبہ کرے گا جو انساں
کرے گا رب نہ اُسے در گزر گناہ کے بعد

وہ کفر والے گناہوں سے کر لیے توبہ
ہو ئے جو دہر میں احکم ظفر گناہ کے بعد

☆☆☆

احکم غازی پوری

غازی پور۔۔یو۔پی (بھارت)

+91 76520 92433

ایک نظر تریاق کا درجہ رکھتی ہے
خاک کہاں اب خاک کا درجہ رکھتی ہے

اپنی کیسے بن پائے گی اسکے ساتھ
جس کی سوچ ادراک کا درجہ رکھتی ہے

میں ہوں اپنے شہر میں اک گمنام سا شخص
وہ شہرہ آفاق کا درجہ رکھتی ہے

کیسے بتلاؤں میں یار کہ تیری دید
کتنوں کی خوراک کا درجہ رکھتی ہے

ہونٹ ہیں کہ لبریز ہنسی سے رہتے ہیں
آنکھ ہے کہ نمناک کا درجہ رکھتی ہے

تیرا سائبان فلک ہے لیکن احمد
اسکی چھت افلاک کا درجہ رکھتی ہے

☆☆☆

احمد حنیف
کوٹلہ مغلان ضلع راجن پور (پاکستان)
فون:92 332 1656752+

جو کبھی بر سر پیکار نہیں ہو سکتا
وہ قبیلے کا بھی سردار نہیں ہو سکتا

وہ کسی مسند اعزاز کا حقدار نہیں
جو سخاوت کا روادار نہیں ہو سکتا

ہر کوئی جاہ و حشم کا ہے خریدار یہاں
کوئی اشکوں کا خریدار نہیں ہو سکتا

اک پری زاد نے زنجیر کیا ہے دل کو
اب رہا مرغ گرفتار نہیں ہو سکتا

ہر چمکتی ہوئی شے کو نہ سمجھنا سونا
ہر حسیں شخص وفادار نہیں ہو سکتا

انگلیاں ظل الٰہی پہ اٹھانے والا
خلعت شاہی کا حقدار نہیں ہو سکتا

سر فروشی کا سلیقہ نہیں جس کو اختر
وہ کبھی قافلہ سالار نہیں ہو سکتا

☆☆☆

اختر چیمہ
سیالکوٹ (پاکستان)
+92 303 4720514

جب کوئی مسکرا کے مرے پاس آ گیا
غم آستیں چڑھا کے مرے پاس آ گیا

سوچا تھا اس کی ناو سے لگ جاوں پار میں
وہ کشتیاں جلا کے مرے پاس آ گیا

سیراب یوں کیا کسی دریا نے کل مجھے
سیلِ رواں اٹھا کے مرے پاس آ گیا

اس بے وفا کو مل نہ سکا کوئی ہم قدم
وہ تھوڑی دور جا کے مرے پاس آ گیا

میں نے کہا فلک پہ صدا جا نہیں رہی
آ کاش وہ اٹھا کے مرے پاس آ گیا

میں نے کہا کہ آو گے اس نے کہا نہیں
اتنا مجھے بتا کے مرے پاس آ گیا

اشفاق اس کا وار نہ جب کار گر ہوا
کچھ تیر وہ چلا کے مرے پاس آ گیا

☆☆☆

اشفاق شاہین
جلال پور جٹاں ضلع گجرات پاکستان
+92 300 6251048

مل پائے نہ جواب نہ ایسا سوال کر
ہجرت زدہ ہے جسم اسی کا خیال کر

تو نے بہت فریب محبت کو دے لیے
دل نے کہا ہے درد سے اب انتقال کر

خود کو سمجھ رہا تھا مسیحا وہ وقت کا
لقمے جو دو غریب کی جھولی میں ڈال کر

طوفان ایسا آیا کہ سب کچھ ہُوا تباہ
اجڑا ہُوا دیار ہوں کچھ دیکھ بھال کر

ہر سمت روشنی ہے اندھیرا ہُوا تمام
آیا وہ میرے پاس جو چہرہ اجال کر

شامل ہوئے ہیں دوست صفِ دشمناں میں سب
رکھنا پڑے گا خود کو مکمل سنبھال کر

ہر وقت کی لڑائی سے نقصان ہے ترا
اعظم سہیل اپنا تو لہجہ کمال کر

☆☆☆

اعظم سہیل ہارون
بہاول پور صوبہ پنجاب (پاکستان)
+92 302 5878787

اک اشک تھا جو آنکھ کی کھڑکی سے گر پڑا
میں رات اپنے خواب کی سیڑھی سے گر پڑا
اک لفظ میری گونگی زباں سے پھسل گیا
اک پھول احتیاط کی ٹہنی سے گر پڑا
پھر یوں ہوا کہ جھیل نے آغوش کھول دی
اک چاند آسماں کی ہتھیلی سے گر پڑا
میں بھی دعا کے پھول روانہ نہ کر سکا
تُو بھی مرے نصیب کی تھالی سے گر پڑا
شاخِ وصالِ یار پہ پہلا ہی بُور تھا
وہ بھی شجر کی ریشمی جھولی سے گر پڑا
کیسے کہیں کہ ہجر کے پہلے ہی موڑ پر
سامان سارا یاد کی گٹھڑی سے گر پڑا
شاہد غزل کے دیوتا ناراض ہو گئے
اک حرف میرے شعر کی ڈالی سے گر پڑا

☆☆☆

افتخار شاہد ابو سعد
ڈسکہ '(پاکستان)
+92 300 8644566

نظر جب ملی وہ شرابی شرابی
غزل ہم نے لکھ دی گلابی گلابی
نظر آئے جتنے بھی تشنہ لبی میں
مناظر سبھی تھے سرابی سرابی
نظر سے تری جب بہکنے لگا تو
پکارا سبھی نے شرابی شرابی
ہے کب تک گناہوں کا پرچار یارو
کوئی کام کر لو ثوابی ثوابی
جو پڑھنے پہ کرتے ہیں مجبور دل کو
ہیں کچھ ایسے مکھڑے کتابی کتابی
نظر کیوں نہ آئے وہ اوروں کو افضل
جو دِکھتی ہے مجھ کو خرابی خرابی

☆☆☆

افضل ہزاروی
کراچی، پاکستان
+92 311 289 2850

ہم سخن، ہم نفس، ہم نوا خوف ہے
آج چاروں طرف ، برملا خوف ہے

روپ کے سرحدوں سے پرے بھی کہیں
آئینہ دنگ ہے ، جا بجا خوف ہے

اب دریچوں سے خوشبو اترتی نہیں
اب تو خوابوں کا ہر سلسلہ خوف ہے

حال دل کیا کہیں، کوئی سنتا نہیں
بات کس سے کریں جابجا خوف ہے

آئینہ سا بدن ، دیکھ کر ڈر گیا
چاند چہرے پہ کیسے لکھا خوف ہے

☆☆☆

اکرام الحق
کراچی (پاکستان۔)
+92 300 2233124

تارا ، چراغ ، روشنی قندیل چاہیے
ہر آئینے کے واسطے تمثیل چاہئے

میں شہر بے صدا میں صداؤں کا ہوں نقیب
اپنے وجود کی مجھے تکمیل چاہیئے

مجھ کو سسکتے وقت کے اشکوں کی ہے تلاش
اس کو اداس عہد کی تفصیل چاہیئے

گہرائیوں میں ڈوبنے کی آرزو میں ہوں
اس آبشار۔ غم کے لئے جھیل چاہیے

زندہ رہے یا کوئی مرے اس کو کیا غرض
اس کو تو اپنے حکم کی تعمیل چاہیے

ابرا کے ہاتھیوں کے لئے معجزہ کے طور
سو ؟ فلک سے غول ابابیل چاہیے

محسن کسی دلیل سے قائل تو کر مجھے
انسان ہوں کہاں مجھے تذلیل چاہیے

☆☆☆

امجد حمید محسن
گوجرانولہ (پاکستان)
+92 300 7405009

ہو گیا تھا جو بے ثمر بابا
کٹ گیا آج وہ شجر بابا
جانے کس کی لگی نظر بابا
گھر بھی لگتا نہیں ہے گھر بابا
کتنا خوش ہے یہ آدمی دیکھو
اپنے بھائی کو مار کر بابا
چاروں جانب ہے خوف کا عالم
جاؤں تو جاؤں میں کدھر بابا
پاس کچھ بھی نہیں رہاپھر بھی
جاگتا ہوں میں رات بھر بابا
روح میں بس گئی ہے ویرانی
میری آنکھیں ہو ئی ہیں تھر بابا
اپنی کھوئی ہوئی خوشی کو امین
ڈھونڈتا ہوں نگر نگر بابا

☆☆☆

امین اوڈیرائی

اوڈیروال ضلع ٹنڈو محمد خان سندھ (پاکستان)

+92 345 384 6359

ہمراہ تو نہیں تو ہے ویران سی سڑک
آبادیوں میں بھی لگے سنسان سی سڑک
کل شام پہلی بار میں تیرے بغیر تھا
کل مجھ کو دیکھتی رہی حیران سی سڑک
سوچوں تو کس قدر ہے پہنچنا مرا کٹھن
دیکھوں تو تیرے شہر کو آسان سی سڑک
اُس سمت سارے پوش علاقے ہیں شہر کے
لگتی ہے شب کو ایک پرستان سی سڑک
منظر عجب عجب ہیں نگاہوں کے سامنے
ہے کتنی دلفریب یہ انجان سی سڑک
لگتا ہے شہر چھوڑ گیا پھر کوئی حَسین
کچھ دن سے لگ رہی ہے پریشان سی سڑک
عاصم اُسے تو گھر سے نکلتے ہی ڈس گئی
اک زندہ سانپ بن کے یہ بے جان سی سڑک

☆☆☆

امین عاصم
کوٹلہ ،ضلع گجرات (پاکستان)
+92 336 6066330

یوں ترے ہجر کا وظیفہ کیا
پل میں ہی رات کو لپیٹ دیا
زندگی کا تو جام تھا بھر پور
میں نے شاید بس ایک گھونٹ پیا
تو نے ہی حق سب اختیار کیئے
اور مری عمر کو بھی تو نے جیا
رات جو ادھڑی کھینچا تانی میں
پھر سے اک دن پکڑ کے رات کیا
شام کاسے میں بھر کے لائی سوال
رات بھر ایک اک جواب سیا
اپنے سائے سے کھیلتا ہوں میں
گھر کی دیوار پہ جلا کے دیا
جب میں اوصاف لڑکھڑانے لگا
اپنے سائے کو میں نے تھام لیا

☆☆☆

اوصاف شیخ
ساہیوال (پاکستان)
+92 321 6910104

دھڑکا ہے مرا دل تری وحشت کے بھنور میں
اترا ہے اندھیرا بھی یہاں شام سے گھر میں
ہر سانس کی مدت میں ہے فکروں کا تسلسل
اور عمر کی مہلت ہے ستاروں کے سفر میں
گم کردہء منزل ہیں پریشان مسافر
مصلوب اذیئت ہیں شب تار کے شر میں
اترا نہیں آنگن میں کوء چاند کا ٹکڑا
آنکھوں کا یہ دھوکہ ہے مری جان نظر میں
موسم تو وفا کا نہیں آیا ہے ستمگر
پتہ نہ کوء پھول ہی آیا ہے شجر میں
سر کو جو بچا لایا ہے شاہوں کی رضا سے
بازار میں تولا گیا اس شخص کو زر میں
ہر دور کے حاکم کا تقی ہے یہ تقاضا
لکھو مری تاریخ ثنا اپنی خبر میں

☆☆☆

ایس۔ایم۔تقی حسین
شہر:اسلام آباد:پاکستان
+92 541 377 3333

آپ ہی آپ ہیں بس خیالات میں
آپ شامل ہیں میری مناجات میں

ان کے لہجے میں شیرینی تھی اس قدر
دل مرا لٹ گیا بات ہی بات میں

دل کو ایسے ضرورت ہے صورت تری
روح جیسے ضروری ہے اک ذات میں

شیخ جی کوئی نسخہ بتا دیں ذرا
نیند آتی نہیں ہے مجھے رات میں

انگلیاں جو اٹھاتے ہیں مجھ پر سدا
ان سے کہہ دو رہے اب وہ اوقات میں

جان و دل جس پہ قربان میں نے کیا
ہجر اس نے دیا مجھ کو سوغات میں

بھول کر بات ماضی کی لگ جا گلے
خیر پنہاں ہے انجم مساوات میں

☆☆☆

ایس قمر انجم دربھنگوی
جھگڑوا دربھنگہ بہار (بھارت)
+91 7808600880

آجاو کہ موسم کی ادا مست ہو ئے ہے
یادوں میں خیالوں کی گھٹا مست ہو ئے ہے
بادل کی گھٹاوں سے عیاں ہونے لگا ہے
اک گیسوئے خم دار صبا مست ہوء ہے
مشکل ہے تیرا یار حجابوں سے نکلنا
مجبور ہوں اب وصلِ وفا مست ہوئے ہے
مانا کہ ترے شہر کے ہیں لوگ ستم گر
شورش کی میرے سر میں سزا مست ہو ئے ہے
لگتا ہے قضا سر پہ میرے گھوم رہی ہے
کوء شعلہِ انداز نگاہ مست ہو ئے ہے
گمنام سا بت بن کبھی چوراہ پہ کھڑا ہوں
ہر شہرِ ستم گار اناست ہو ئے ہے
ٹوٹے ہوئے کشکول کی گلشن تو صدا سن
در آئے ہوئے سائل کی صدا مست ہو ئے ہے

☆☆☆

ایم اے گلشن

شہر: لودھراں، پنجاب، (پاکستان)

03217222023

پھول بخشے ہیں نُور بانٹا ہے
کچھ نہ کچھ تو ضرور بانٹا ہے
کتنا جواد ہے مرا داتا
جب بھی بانٹا وفور بانٹا ہے
پھل ہمارا ، تنا تمہارا ہے
اس نیا سے کھجور بانٹا ہے
جانے کیا کیا نہیں بِکا یاں پر
بُلّھا بیچا ، قصور بانٹا ہے
وہ جو سب کے لیے نشانی تھی
تم نے موسیٰ ع و طور بانٹا ہے
اس کی آنکھیں نکال دیں تم نے
جس نے اندھوں میں نور بانٹا ہے
شعر بیچا نہیں بشارت نے
اس نے اپنا شعور بانٹا ہے

☆☆☆

بشارت وقار

جھنگ پنجاب (پاکستان)

+91 304 5589655

محبت میں جنوں کے وہ زمانے یاد آتے ہیں
وہ سپنے پیار کے سارے پرانے یاد آتے ہیں
بھلا ڈالا ہے برسوں سے مگر حالت عجب سی ہے
وہ کیوں اب بھی مرے دل کو نجانے یاد آتے ہیں
کبھی کھا کر مری قسمیں کبھی اپنی قسم دے کر
ترے مجھ سے وہ ملنے کے بہانے یاد آتے ہیں
وہ رانجھے ہیر سوہنی کے وہ لیلیٰ قیس کے قصے
ترے شب بھر وہ سب مجھ کو سنانے یاد آتے ہیں
کوئی منزل نہیں جن کی نہ کوئی بھی ٹھکانہ ہے
مجھے قسمت کے مارے وہ دوانے یاد آتے ہیں
بُھلا پاتے بھلا کیسے وہ ٹوٹے گھونسلے پل میں
شجر وہ ان پرندوں کو پرانے یاد آتے ہیں

☆☆☆

بی۔اے۔ندیم
سرگودھا(پاکستان)
+92 301 677 1231

جیون کا دریا ہے چھوٹا ،اور ہیں لہریں بڑی بڑی،
جرم اگر چہ چھوٹا سا ہے ،اور تعزیریں بڑی بڑی ،
ہاتھوں میں ہے اب تک خوشبو، دکھ اور سکھ کے پھولوں کی،
میں نے سارے پھول پرو کے ، کر ڈالے ہیں لڑی لڑی ،
جھاڑ پھٹک کے آج سجا دی ،دل کے شیشے خانے میں،
ہونے کو جو بوسیدہ تصویر تھی اب تک پڑی پڑی ،
آنے والے تجھ کو تو احساس نہیں اسکا شاید ،
میں پتھر کی ہو جاتی ہوں رستے میں ہی کھڑی کھڑی
قاتل شاید بھول گیا ہے ،دار پہ کھینچ کے الفت کو،
میت کب سے سوکھ رہی ہے ،سولی پر ہی چڑھی چڑھی،
مجھ کو گرانا سہل نہیں ہے، سن لو تم !صیاد ذرا ،
حق کی بات پہ جان لٹا دوں ،ناحق پہ ہوں اڑی اڑی،
کیسے توڑ سکو گی پرویں ،رستوں میں جو حائل ہیں،
ہاتھ ترے چھوٹے چھوٹے ہیں، اور دیواریں بڑی بڑی

☆☆☆

ڈاکٹر پروین سیف مانسہروی،
ضلع و تحصیل مانسہرہ (پاکستان)
+92 323 540 0304 ،

شہر میں اپنا تجھے جان کے چپ بیٹھے ہیں
دیکھ ہم تیرا کہا مان کے چپ بیٹھے ہیں

چادرِ غم کے سوا ہم کو نہیں کچھ بھی ملا
سر پہ ہم ایک یہی تان کے چپ بیٹھے ہیں

ختم ہوتی تھی نہ باتیں کبھی اپنی اب تو
ساتھ جیسے کسی انجان کے چپ بیٹھے ہیں

بول کر ساتھ زمانے کو ملا لیں لیکن
ہم مطابق تیرے فرمان کے چپ بیٹھے ہے

بولنے کا تو یہی وقت ہے لیکن ہم لوگ
جانے کیا سوچ کے کیا ٹھان کے چپ بیٹھے ہیں

پہلے ایک چوٹ پر سب اپنے تڑپ اٹھتے تھے
اب تو ہم بے کسی درمان کے چپ بیٹھے

اپنا یہ شہر صنم کم تو نہیں زنداں سے
بیچ میں ہم اسی زندان کے چپ بیٹھے ہیں

☆☆☆

تسنیم صنم
کوئٹہ بلوچستان (پاکستان)
+92 333 7806759

کیا کیا وبال دہر میں دیکھے نہیں گئے
دیکھے گئے ہیں سارے پر سمجھے نہیں گئے

ہر طور آزما کے کوشش کے بعد بھی
ایسے معاملات تھے سلجھے نہیں گئے

کچھ لوگ دھوکے باز تھے، مکار تھے سو وہ
سادہ مزاج بندی سے پرکھے نہیں گئے

میں اب بھی سوچتی ہوں کیا کچھ رہ گئی کمی؟
جانے لگے تو مجھ سے وہ ملتے نہیں گئے

سارا جہان دیکھنے اُن کو گیا مگر
تم دیکھنے جناب کو کیسے نہیں گئے

جن کے سبب حیات میں بھونچال آ گیا
مجھ سے غزل میں راز وہ لکھے نہیں گئے

تمثیلہ اتنے کھو گئے تیرے سخن میں وہ
تحفہ تو دینے آئے تھے پر دے نہیں گئے

☆☆☆

تمثیلہ لطیف

شہر راولپنڈی (پاکستان)

+92 304 4647327

سوز دل نے دل میں پیدا ایسا جلوہ کر دیا
عکس یار اور جذبۂ الفت کو یکجا کر دیا
وہ ہوا محو تکلم ، گل کی بارش ہو گئی
کیا ہے وہ سحرالبیاں ، قطرے کو دریا کر دیا
جب ہوا محو خرام ناز وہ رشک بہار
اس کے قدموں نے بیاباں کو حدیقہ کر دیا
جام جم کی کچھ ضرورت اب نہیں اس قلب کو
ذکر حق نے دل کا آئینہ مجلّا کر دیا
جو مخالف تھے ، انھیں بھی فیض پہنچاتا رہا
اس شجر نے کاٹنے والوں پہ سایہ کر دیا
دل میں جو پنہاں تھا ، ظاہر ہو گیا اس شوخ پر
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کر دیا
گلشن ہستی میں یہ نغمہ سرائی پھول کی
یوں کھلا غنچہ کہ اس نے زخم تازہ کر دیا

+ 1 518 221 7060

تو ایک بار مجھے مہلت وفا دے دے
پھر اس کے بعد جو چاہے مجھے سزا دے دے
غموں کی آگ نے جھلسا دیا ہے دل میرا
مرے خدا مجھے ٹھنڈی سی اک ہوا دے دے
میں اپنی ذات کو بھولا ہوا ہوں مدت سے
مرے خدا مجھے دل فطرت آشنا دے دے
ہم انگلیاں جو اٹھاتے ہیں دوسروں کی طرف
ہم خود کو دیکھ سکیں ایسا آئینہ دے دے
جو ظلمتوں سے ہمیں نور کی طرف لے جائے
مرے خدا کوئی ایسا بدرقہ دے دے
بدن تو ہم نے سجایا ہے رنگ و غازہ سے
تو اس کے ساتھ ہمیں نفس با صفا دے دے
جھکی رہیں میری نظریں سدا شرافت سے
مرے خدا میری آنکھوں کو وہ حیا دے دے

☆☆☆

پروفیسر توقیر سید
پنجاب کالج جنڈ
+ 92 316 5530529

چاندنی اُتر آ ئی آج میرے بالوں پر
میں نے اِتنا سوچا ہے آپ کے سوالوں پر
اس لیے ان آنکھوں سے اب لہو ٹپکتا ہے
رکھ دیئے ہیں انگارے اُس نے دل کے چھالوں پر
ایک خواب دیکھا ہے کاش وہ حقیقت ہو
رکھ دیئے تھے ہم نے لب تیرے سُرخ گالوں پر
غم گُسار کوئی ہے، اور نہ کوئی چارہ ساز
اک نظر کرم کی ہو ہم خراب حالوں پر
میں ہرا درخت ہوں اور سایہ دار ہوں
آریاں چلا وُمت آپ میرے ڈالوں پر
کیا کوئی غزل سوچوں سوچنے سے عاری ہوں
آپ چھائے رہتے ہیں ہر گھڑی خیالوں پر
تیرگی میں وہ جابر دے گئے مجھے دھوکا
کس قدر بھروسا تھا مجھ کو اُن اُجالوں پر

☆☆☆

جابر نظامی

بھوئی گاڑ ضلع راولپنڈی (پاکستان)

+92 591 0019342

بارود بھرا کس نے یہ گلشن کی فضا میں
چہکار پرندوں میں نہ وہ حسن صبا میں

باتوں سے بدلتی نہیں تقدیر امم کی
کچھ کر کے دکھا یوں نہ چلا تیر ہوا میں

مظلوم جہاں بھر کے اٹھے جاگے ہیں سارے
تو دیکھ بغاوت کا اثر میری نوا میں

اک وہ ہیں جو تسخیر ستاروں کو کیا ہے
اک تم ہو گذاری ہے خداؤں کی ثنا میں

گلشن میں پرندوں پہ عجب حشر بپا ہے
صیاد سے گل چیں ہے بڑا جور و جفا ہے

اب دوست سمجھتے ہیں مجھے نیک ہی سارے
سچ بات کہ گذری ہے مری عمر خطا میں

کیسا یہ ملا ہم کو مسیحا ہے جسارت
لوگوں کو ملا زہر جو دیتا ہے دوا میں

☆☆☆

جسارت خیالی
پہاڑپور ضلع لیہ (پاکستان)
+92 345 2260 430

ذرا سوچیں کسی دن جب ہمارا سامنا ہوگا
جھکی ہوں گی نگاہیں ،تار دل کا بج رہا ہوگا
محبت کا شروع اک سلسلہ ہم سے نیا ہوگا
نبھائے گا وفا معشوق ،عاشق بے وفا ہوگا
نہ پوچھو خیریت مجھ سے ، خبر اپنی نہیں مجھ کو
عدو کو میرا ماضی، حال، مستقبل پتا ہوگا
کبھی فرصت ملے ' میرے لیے زحمت اٹھا لینا
تری خاطر ہمیشہ گھر کا دروازہ کھلا ہوگا
مبارک ہو تمہیں شہنائیاں لیکن یہ ممکن ہے
تمہارے بعد کوئی رنج و غم میں مبتلا ہوگا
بچھڑتے وقت سج دھج ان کی حیراں کر گئی نازاں
نہیں ہرگز جہاں میں آپ جیسا دوسرا ہوگا

☆☆☆

جبیں نازاں
لکشمی نگر نئی دہلی،(بھارت)

یہ جو بے وجہ شب روز چبھن سی کچھ ہے
اِس کے اظہار کی اک شکل سخن سی کچھ ہے

آ کے دنیا میں بھی آرام نہیں مل پایا
اور پہلے کے سفر کی بھی تھکن سی کچھ ہے

کوئی تصویر نگاہوں میں نہیں بن پاتی
دل کے اطراف مگر چَھن چَھنا چَھن سی کچھ ہے

سرِ احساس گھنی یاس کے ہوتے ہوئے بھی
دھڑکنوں ں ساتھ مسلسل تنانن سی کچھ ہے

ہم اُسی فطرتِ جاری کی رجا جیتے ہیں
موسموں بیچ جو بگڑن میں بنن سی کچھ ہے

جانے ہو جائے ہے مفرور کہاں اُس کے حضور
جو یہاں کشمکشِ روح و بدن سی کچھ ہے

ایک ہی عکسِ جمالی کا ہے پرتَو عالی
یہ جو اک سوچ اور اک صورتِ فن سی کچھ ہے

☆☆☆

جلیل عالی

راولپنڈی (پاکستان)

+92 300 5240087

کروٹ میں بہت نیند کو دھڑکا تھا سحر کا
اک خواب مگر آنکھ کے پہلو سے نہ سرکا

لہروں کو میں سمجھا تھا سمندر کی دراڑیں
اب جا کے کھلا مجھ پہ وہ رخنہ تھا نظر کا

میں نے بھی بہت سر پہ کڑی دھوپ سہی ہے
اس واسطے میں درد سمجھتا ہوں شجر کا

اٹھتے ہیں ابھی پاوں سے وحشت کے بگولے
تازہ ہے بدن میں ابھی احساس سفر کا

کیوں اُس کے تصور سے چمکتی رہی آنکھیں
وہ خواب تھا یا کوئی ستارہ تھا سحر کا

دیتے ہیں خدوخال تھکاوٹ کی گواہی
آرام میّسر نہ ہوا ثانیے بھر کا

پوروں کی جلن روح تلک آ گئی آزر
اندازہ نہ تھا راکھ میں خوابیدہ شرر کا

☆☆☆

ڈاکٹر جنید آزر،
اسلام آباد پاکستان
+92 333 5193454

نصیب میرا اگر امتحان پر ہوتا
قدم قدم پہ گلہ باغبان پر ہوتا ؟

میں حرفِ گرم کا عادی نہیں سو چُپ ہی رہا
وگرنہ شورِ نشور آسمان پر ہوتا

اُس ایک شوقِ مسلسل کی مہربانی ہے
خوشا کرم یہ کہاں کشتگان پر ہوتا

اداس شہر کہانی سُنا رہا ہے پھر
خیال تیرا بھی اِس داستان پر ہوتا

وہ سامنے تھا ، ضرورت سے کچھ سوا بھی تھا
مدار میرا اُسی مہربان پر ہوتا

یہ اور بات تمھیں یاد اب نہیں ورنہ
وہ صبح و شام تمھاری زُبان پر ہوتا

اُلٹ ہی جاتا سفینہ بھنور میں اے خاور !
ہمارا تکیہ اگر بادبان پر ہوتا

☆☆☆

ڈاکٹر خاور چودھری
حضرو (پاکستان)
+92 334 115 4456

مجھ سے اونچا ترا یہ قد ہے ، حد ہے
بے سبب مجھ سے یہ حسد ہے ، حد ہے
سوچ سکتا ہے کوئی کیسے ، یہ
جو کہوں میں ، وہی سند ہے ، حد ہے
وہ سمجھتا ہے ، خود کو کیا آخر
قیمتی بات سب کی رد ہے ، حد ہے
اپنے اندر جو جھانکتا ہی نہیں
کہہ دیا اس نے مجھ کو بد ہے ، حد ہے
سب پڑے ہیں حجاب کے پیچھے
چپ ہیں ، غربت پہ ، جو اشد ہے ، حد ہے
بات کرتا ہے جنگ کرنے کی
پاس کچھ بھی نہیں رسد ہے ، حد ہے
تیرے جیسا نہیں ، کوئی ازہر
شہر آہن میں اک عدد ہے ، حد ہے

☆☆☆

خورشید ازہر

جھارکھنڈ، (بھارت)

+91 98353 89108

تو اپنے دل میں مجھے اترنے کی مہ جبیں دیدے گر اجازت
ہے وعدہ میرا خلوص دل کے میں ساتھ تجھ سے کروں گا الفت
جوان ہیں ہم حسین تم ہو سکون دل کے ہیں دونوں طالب
تمہاری خواہش کی ہوگی تکمیل تم بھی دل کی مٹادو حسرت
غزالی آنکھیں دراز گیسو گلاب جیسا کھلا یہ چہرہ
قسم خدا کی جو دیکھ لے گا کہے گا تجھ کو وہ حور جنت
بہادو چشمہ زمین دل پر تم اپنے الفت کی چاشنی کا
چمن میں دل کے بہار آئے گی بے کلی کو ملے گی راحت
بنا کے کاجل لگالے اپنی نشیلی آنکھوں میں یار مجھ کو
کروں گا دربان بن کے تیری میں نظر بد سے سدا حفاظت
بس اتنا کہہ دو ۔ قبول ہو تم قبول ہو تم قبول ہو تم
بنا کے رانی قسم سے دل کی میں سونپ دوں گا تجھے ریاست
کمال انجم کے فن کا ہے یہ ہزاروں عاشق جو ہیں تمہارے
غزل کی صورت میں کرکےمدحت دلائی اس نےیہ تم کو شہرت

☆☆☆

خورشید انجم پورنوی
گاؤں گرہرا ضلع پورنیہ بہار (بھارت)
+91 74819 40747

جینے کب دیتے ہیں لوگ آسانی سے
جیتے ہیں ہم لوگ تو کھینچا تانی سے
سانپ ہمارے واسطے ہیں لیکن , خوشبو
اور ہیں جو لیتے ہیں رات کی رانی سے
آسانی تو مشکل سے ہاتھ آتی ہے
مشکل ہاتھ آ جاتی ہے آسانی سے
دیر تلک ہم باتیں کرتے رہتے ہیں
ویرانی مجھ سے اور میں ویرانی سے
مل کر اس سے تازہ دم ہو جاتا ہوں
رشتہ ہے میرا اک یاد پرانی سے
تیری میری بات جو پہنچی لوگوں تک
کتنے قصے نکلے ایک کہانی سے
عشق میں جان تلک جا سکتی ہے دلشاد
ملتا کب ہے اتنی۔ تن آسانی سے

☆☆☆

دلشاد احمد دلشاد
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ (پاکستان)
+92 301 3754004

بہارِ حسن کی بے پردگی کیا اوج پر تھی
ہوا سے بات کرتی رات سرگرمِ سفر تھی

پری تھی اپسرا تھی حور تھی یا حسن کی ملکہ
وہ کچھ بھی تھی مگر میری رہینِ یک نظر تھی

گداز و نرم جسم اس کا تھا صندل کے شجر سا
وہ خو میں خوشبوؤں کا روح پرور اک نگر تھی

نکلتے پنجۂ عفریتِ شب سے ہی یہ دیکھا
ہماری منتظر پھر سہمی سہمی اک سحر تھی

پہاڑوں کا گھٹا لیتی تھی جب بوسے پہ بوسہ
وہ دلکش رت بھی کتنی خوب اور جاذب نظر تھی

بڑھی جاتی تھی ہر لمحہ ہماری سرگرانی
سراپا درد گویا زندگی کی رہگزر تھی

مجھے جانے کی ضد تھی پھر بھی روکا
وہ راہِ لذت و جذبات شاید پرخطر تھی

☆☆☆

ذکی طارق بارہ بنکوی
سعادت گنج۔بارہ بنکی، انڈیا
+91 70073 68108

کر دیا جاتا تھا پہلے جہاں خاموش مجھے
لوگ اب سنتے ہیں ہو کر ہمہ تن گوش مجھے

دکھ ہی ایسے تھے کہ آنے نہ دیے ہوش مجھے
دیکھنے والے سمجھتے رہے مینوش مجھے

جانے کیوں رات مجھے دن سے حسیں لگتی ہے
اچھی لگتی ہیں حسینائیں سیہ پوش مجھے

میں اُبل کر نہ بجھا دوں کہیں اپنا چولھا
اپنے ہاتھوں ہی نہ مروا دے مرا جوش مجھے

جیت کر اس کو دکھانا پڑا کچھوے کی طرح
سست رفتار سمجھتا تھا جو خرگوش مجھے

یاد آئی تو رگ و پے میں کِھلے سرخ گلاب
رات جب اس کی مہکتی ہوئی آغوش مجھے

تنگ حاسد کی نظر سے بھی ہو راحت جو گھر
رکھتے دیکھو گے نہ اس میں کبھی پاپوش مجھے

☆☆☆

راحت سرحدی
راولپنڈی، (پاکستان)
+92 321 5832672

شام ڈھلنے پر کبھی دیوار و در کو دیکھنا
اپنے آنگن میں لگے تنہا شجر کو دیکھنا

دیکھنا اور چومنا پہلے مری تصویر کو
آئینے کے سامنے پھر چشمِ تر کو دیکھنا

یاد کا پنچھی کبھی جو پھڑپھڑائے زور سے
سوچ کے زنداں میں اپنے بال و پر کو دیکھنا

بے وفا کی چاہ میں کیوں جاگتا ہے رات بھر
ہجر راتوں میں فسردہ اک قمر کو دیکھنا

میری بانہوں سے نکل کے پھر رہا ہے دشت میں
بے کس و لا چار کو اُس دربدر کو دیکھنا

زندگی کے جب سفر میں جان سے جانے لگے
حسرتِ ناکام سے رختِ سفر کو دیکھنا

ہیں رواں آنسو مرے راشد تمھارے شہر میں
پر مرا مڑ مڑ کے اب بھی رہ گزر کو دیکھنا

☆☆☆

راشد منصور راشد

:لالہ موسیٰ۔ضلع گجرات(پاکستان)

+92 336 498516

ظلم حد سے بڑھ گیا ہے آسماں خاموش ہے
فرد _واحد لڑ رہا ہے اور جہاں خاموش ہے
جسم زخمی روح گھائل اور دامن تار تار
لٹ گیا ہے سارا گلشن باغباں خاموش ہے
سب ہی مردان وفا ہیں پابجولاں قید میں
اور سالار _وطن کا رازداں خاموش ہے
عہد _حاضر کے یزیدوں کے وہی ظلم و ستم
ان کے بارے میں مگر کیوں داستاں خاموش ہے
پھول چن چن کر تو گل چیں لے گیا ہے اب سبھی
ہو رہا ہے کیا تماشا باغباں خاموش ہے
سب مکیں ظلم و جفا کی جنگ میں مارے گئے
ہیں در و دیوار خستہ اور مکاں خاموش ہے
دیکھنا ثاقب یہ منظر بھی بدلنا ہے ضرور
وہ کہیں گے کیا ہوا کیوں مہرباں خاموش ہے

☆☆☆

رانا افتخار احمد ثاقب
اسٹاک ہولم (سویڈن)
+46 70 491 0554

تم گیت ہو آواز ہو تم ساز ہو
سرُ سے جدا اک راز ہو تم ساز ہو
تم گمشدہ ہو فلسفہ اک سوچ کا
افسانہ ایاز ہو تم ساز ہو
تم اس زمیں کا تاج بھی ہو تخت بھی
ملکہ ہو تم ممتاز ہو تم ساز ہو
اک زاویہ ہو قوس میں ٹھہرا ہوا
تم اپنا ہی انداز ہو تم ساز ہو
میں ایک سجدہ رات کی تنہائی کا
اور تم جبین ناز ہو تم ساز ہو
سایہ ہے تم پر فاختہ ء امن کا
تم فطرتاً شہباز ہو تم ساز ہو
تم آسماں تم ہو مرادِ کہکشاں
تم شوق کی پرواز ہو تم ساز ہو

☆☆☆

رحمان امجد مراد
سیالکوٹ(پاکستان)
+92 331 6608392

ایک مدت سے تعلق ہے یکجائی کا
پھر بھی فقدان رہا ازنِ شناسائی کا
ترا پہلو بھی میسر نہ ہوا محفل میں
میرے اطراف میں عالم رہا تنہائی کا
تیرے جلوؤں سے تھے آباد شبستاں میرے
شوق جاتا رہا اب انجمن آرائی کا
بات صدیوں کی سہی بات مگر سچی ہے
عشق افسردہ نہیں آج بھی شیدائی کا
دشت ِ الفت میں آوارہ ہوں مثالِ گردوں
آرزو ہے نہ کوئی خوف ہے رسوائی کا
اپنا چہرہ نظر آیا مجھے آنکھوں میں تری
جاوداں ہو گیا پھر شوق تماشائی کا
پیار ہر چند جھلکتا تھا مغل آنکھوں میں
وائے موقع نہ ملا پھر بھی پزیرائی کا

☆☆☆

رفیق مغل ایڈووکیٹ
گلشن اقبال کراچی (پاکستان)
+92 300 9231575

ہے عطائے رب تو پھر کیوں یہ ہمیں بھاری لگے
زندگی ہر روپ میں ہر رنگ میں پیاری لگے

ٹھوکریں کھا کر سنبھلنا فطرتِ انسان ہے
کب سنبھلتا ہے وہ جب تک ضرب نہ کاری لگے

ماسوائے رب کہیں وہ ہاتھ پھیلاتا نہیں
دولتِ دنیا سے بڑھ کر جس کو خود داری لگے

دوستی کے نام پر کچھ اس قدر کھائے فریب
نام لے کوئی وفا کا اب تو عیاری لگے

آ جکل ملتے ہیں روبی سب ہی مطلب کے لیے
کوئی بھی ایسا نہیں جو غرض سے عاری لگے

☆☆☆

روبینہ ممتاز روبی
کراچی (پاکستان)
+92347 2088067

یہاں ہوتی ہے پیار کی برسات
آ گہی کے وقار کی برسات
کھیل جب ہاتھ سے نکل جا
ہوتی ہے اختیار کی برسات
آدمی میں سے باہر آجا ئے
ہو یقیناً قرار کی برسات
اپنے آنسو زمیں کو سونپ دیئے
ہم نے یوں آشکار کی برسات
ختم ہونے پہ آ ئے گی کسی دن
دوستوں کے انتظار کی برسات
بادلوں کو نہ گھر سے جانے دیا
ہم نے یوں بھی شمار کی برسات
آج غالب ہے جس طرف دیکھو
زرقا کے اعتبار کی برسات

☆☆☆

ڈاکٹر زرقا نسیم غالب
لاہور (پاکستان)
+92 300 4723764

کسی کو خود سے بھی آگے جانے کی رہ دکھانا کمال یہ ہے
کسی کو ہردل پہ راج کرنے کے گر سکھانا کمال یہ ہے
کسی کے دل میں بٹھا کے ڈر کو غلام کرنا یہ بزدلی ہے
کسی کے دل سے مٹا کے ڈر کو قوی بنانا کمال یہ ہے
بہت سے ہاتھوں سے رزق چھینا اے بادشاہو! ڈرو خدا سے
کسی کے منہ میں نوالہ دینا قلم تھمانا کمال یہ ہے
بہت سے کھیلوں میں حصہ لینا و جیت جانا بہت ہے آساں
پر ایک دل میں جگہ بنانا مقام پانا کمال یہ ہے
ازل سے فطرت ہے ظالموں کی قلم کو خنجر سے کاٹ دینا
مرے رفیقو! قلم کی عزت پہ جاں لٹانا کمال یہ ہے
نشہ چڑھا ہے وہ جن کو دولت کا ہم غریبوں کو مارتے ہیں
کسی کی غربت میں تنگدستی میں کام آنا کمال یہ ہے
نہیں ہے مخلص کوئی جہاں میں غرض کا ٹھہرا ہر اک تعلق
کسی کی آنکھوں کے اشک دھونا یہ دکھ گھٹانا کمال یہ ہے

☆☆☆

زین العابدین مخلص
مردان خیبر پختونخوا (پاکستان)
+92 305 7802728''

جہاں میں دردوغم کے سلسلے پیہم نہیں پاتے
کسی مشکل کے آگے سر کو اینچم نہیں پاتے
منافع ہے کہ من کی جیت ہے سودا وفا کا ہے
خسارہ ہیکہ اس میں دام اور درہم نہیں پاتے
سنا ہے اجکل ایسی وبا بستی میں پھیلی ہے
کسی کے درد پر آنکھیں کہیں پرنم نہیں پاتے
اٹھایا ہے فریب زندگی حسرت کے کاندھوں پر
دیار فکر میں گو حوصلے مدھم نہیں پاتے
جدائی تلخ احساسات کا ہے تجربہ ایسا
خوشی جتنی بھی ہو دل میں رچا غم کم نہیں پاتے
سنبھلنا ہے بہت مشکل جمی ہے کاء نفرت کی
محبت کے قدم دل کی زمیں پر جم نہیں پاتے

☆☆☆

پروفیسر سبین یونس
اسلام (پاکستان)

بچپن کی تجھ کو سونپ دی تصویر دوستا
اک یہ ہی میرے پاس تھی جاگیر دوستا
پہلے تمہارے نام کا تو واسطہ دیا
پھر میرے پاؤں پڑ گئی زنجیر دوستا
مجھ سے ہزاروں مِیل بھلا دور بیٹھ کر
تُو کس طرح رہے گا خبر گیر دوستا
تعویز کالے ہجر کے ڈالے رقیب نے
اب ڈھونڈنا پڑے گا کوئی پیر دوستا
یوں وار پُشت پہ تو حریفوں کا کام ہے
آ سینے پر چلا تُو مِرے تیر دوستا
دنیا کا با کمال مصوّر نہ پڑھ سکا
آنکھوں میں میرے درد کی تحریر دوستا
اچھا کلام لکھنے کو درکار ہیں تجھے
احمد فراز ، مِیر تقی مِیر ، دوستا

☆☆☆

سحر نورین
فیصل آباد (پاکستان)

امن کی جانب نکلتے راستوں کو دیکھنا
غرق ہیں اپنے لہو میں قافلوں کو دیکھنا
کس طرح شعلہ بنی پھولوں بھری کانٹوں کی سیج
آنکھ کھل جائے تو جلتے ساحلوں کو دیکھنا
رحمتوں کی آس میں جلتی ہوئی دنیا کے ساتھ
آسماں پر رقص کرتے بادلوں کو دیکھنا
کتنے طوفانوں کے اندر کھو گئی ہیں بستیاں
ڈوبتے شہروں میں چڑھتے پانیوں کو دیکھنا
روح کے ٹکڑوں کو پھر سے جوڑ کر نکلے تھے ہم
کس قدر شدت سے برسے پتھروں کو دیکھنا
آنکھ کا سونا پگھل کر مل گیا ہے خاک میں
خشک مٹی میں چمکتے جگنوؤں کو دیکھنا
آ گئی ہے رات لیکن کس بیاباں میں سعید
مُضطرب سینوں میں بجھتی مشعلوں کو دیکھنا

☆☆☆

"سعید الرحمان سعید"
بالاکوٹ ڈسٹرکٹ: مانسہرہ (پاکستان)ؒ:
+92 300 2509373:

جب کوئی بھی دیرینہ شناسا نظر آیا
صحرا میں گھنے پیڑ کا سایا نظر آیا

جب آ کے ہوا دست و گریباں غمِ جاناں
پھر کوئی بھی اپنا نہ پرایا نظر آیا

کھاتی رہی دھوکے یہ مری سادہ نگاہی
ایسا نہیں نکلا کوئی جیسا نظر آیا

ہر چند کوئی ٹوٹ کے چاہت سے ملا ہے
وہ کھائے ہیں دھوکے کہ دکھاوا نظر آیا

تفصیل سے کی پرسش حالات تو اکثر
ہر آدمی اندر سے شکستہ نظر آیا

جاپلٹا ہوں مجذوب سرِ راہ گزر سے
کچھ اس میں مجھے اپنا حوالہ نظر آیا

چاہا تو بہت ہم نے سکون اس کو بھلا دیں
ایسا نہ مگر کوئی طریقہ نظر آیا

☆☆☆

سلطان سکون

ایبٹ آباد ہزارہ (پاکستان)

+92 314 600 2475

شاعری کا میری وقار ہو تم
بخدا میرا اعتبار ہو تم
پھول ہو ' نغمۂ بہار ہو تم
یعنی قدرت کا شاہکار ہوتم
نیم کش تھے تو لذتیں تھیں اور
اب تو میرے جگر کے پار ہو تم
دھوپ اب شرمسار ہے مجھ سے
میری دنیا میں سایہ دار ہو تم
ہے تصور میں بس تمہارا خیال
خواب ہو یا کوئی خمار ہو تم
ہر طرف بج اٹھی ہے شہنائی
ایسا لگتا ہے نغمہ بار ہو تم
مظطرب سعدیہ ہو کیوں آخر
بیقراری میں بھی قرار ہو تم

☆☆☆

سیدہ سعدیہ فتح
کولکاتہ (بھارت)
+91 84448 12292

دائروں در دائروں میں بٹ گئے
ہجر کے جب زاویوں میں بٹ گئے

نیند کی دیوی نے نظریں پھیرلیں
سارے لمحے رتجگوں میں بٹ گئے

روبرو خاموش سے بیٹھے رہے
اس طرح کچھ فاصلوں میں بٹ گئے

اپنی آنکھوں میں بچا کچھ بھی نہیں
خواب سارے موسموں میں بٹ گئے

دو گھڑی میں راکھ تصویریں ہوئیں
اور خاکے حاشیوں میں بٹ گئے

جو یقین کے دیوتے تھے کس لیے
لمحہ بھر میں وسوسوں میں بٹ گئے

اب تو سلمٰی رہ گئیں یادیں فقط
دوست سارے دشمنوں میں بٹ گئے

☆☆☆

سلمٰی رانی

سرگودھا (پاکستان)

بچوں کو میں نے آج کھلونے نہیں دیا
شب بھر اسی خیال نے سونے نہیں دیا

افسوس مجھ کو ہوتا ہے ہر وقت، آپ نے
اپنے سوا کسی کا بھی ہونے نہیں دیا

نفرت کے پیڑ زیست اُگاتی رہی سدا
اُلفت کا ایک بیج بھی بونے نہیں دیا

اُن کی نگاہِ لطف تعاقب میں تھی سدا
دنیا کی بھیڑ میں مجھے کھونے نہیں دیا

آنسو اُمڈ کے آئے تھے آنکھوں میں بار بار
اس ضبطِ باکمال نے رونے نہیں دیا

آسان ہم نے سمجھا تھا یہ بارِ زندگی
حالات کے پہاڑ نے ڈھونے نہیں دیا

یاور خدائے پاک نے دولت بھی دی بہت
اُس پر یہ شکر ہاتھ بھی بوُنے نہیں دیا

☆☆☆

سلیم یاور،
احمد نگر، مہاراشٹر، (بھارت)
+91 94235 5672

اس محبت سے ہم کو بلایا نہ کر , یاد آیا نہ کر
ہم پہ اتنا ستم تو خدایا نہ کر ,یاد آیا نہ کر
آسماں اور زمین اپنی حد میں رہیں داستان مت کہیں
تُو بھی دریا کے اس پار آیا نہ کر , یاد آیا نہ کر
مجھ کو درپیش ہے ایک لمبا سفر , راستہ پر خطر
بن کے تُو ہمسفر مجھ پہ سایہ نہ کر یاد آیا نہ کر
زندگی خوبصورت سی اک جھیل ہے ایک قندیل ہے
آ کے آبی پرندے اڑایا نہ کر یاد آیا نہ کر
وہ بچھڑتے سمے تیری آنکھوں میں تحریر تھی بے بسی
مجھ کو پڑھ پڑھ کے ہر دم سنایا نہ کر یاد آیا نہ کر
مجھ کو سونے دے تاروں بھری پالکی میں ضیا اوڑھ کر
مجھ کو خوابوں سے آ کر جگایا نہ کر یاد آیا نہ کر
رنگ اور نور کی ایک برسات ہے اور تیرا ساتھ ہے
مجھ کو اس موڑ پر روز لایا نہ کر یاد آیا نہ کر

☆☆☆

سیماب سحر
جڑانوالہ فیصل آباد (پاکستان)
+92 300 4369633

محبتوں کے معانی کبھی لکھوں گا میں
یہ درد و سوزِ جوانی کبھی لکھوں گا میں
ہر ایک زخم کھلے گا گلاب کی صورت
ہر ایک تیری نشانی کبھی لکھوں گا میں
تمہارا عشق سرایت ہے جسم میں جیسے
رگوں میں خوں کی روانی کبھی لکھوں گا میں
کروں گا کوچ بڑے ہی سکوت سے لیکن
یہ وجہِ نقل مکانی کبھی لکھوں گا میں
ترے لبوں پہ کھلی مسکراہٹوں میں چھپی
اداسیوں کی کہانی کبھی لکھوں گا میں
مجھے تو کرنی بھی ہے بات اور چھپانی بھی
نئ بتا کے پرانی کبھی لکھوں گا میں
امر کروں گا محبت کو اور پھر سے ولی
تمام سلسلے فانی کبھی لکھوں گا میں

☆☆☆

شاروم خان ولی
مردان (پاکستان)
+92 345 2157 824

پیچ و خم دیکھ کے اس زلف ِگرہ گیر کے بیچ
ہو گئے قید اسی حلقہء زنجیر کے بیچ

سر چھپانے کو اسے چھت بھی میسر نہ ہوئی
جس کی اک عمر کٹی شہر کی تعمیر کے بیچ

اے شب ِغم تری قسمت میں سحر تھی ہی نہیں
لکھنے والے نے یہی لکھ دیا تقدیر کے بیچ

بٹ گئے گھر کے یہ افراد الگ خانوں میں
ایسی تقسیم ہوئی باپ کی جاگیر کے بیچ

سامنے آکے وہ کچھ اور نظر آتے ہیں
وہ تو کچھ اور نظرآتے تھے تصویر کے بیچ

جب ترے نام سے آغاز کیا جاتا ہے
طرفہ تابانی سی آجاتی ہے تحریر کے بیچ

جان کر میں نے کہاں نام لیا ہیاس کا
بے ارادہ ہی ہوا ذکر یہ تقریر کے بیچ

☆☆☆

شاہ نواز سواتی
شہر۔اسلام آباد (پاکستان)
+92 306 553 0494

درد کے شہر میں چاہت کا سفر کیسا تھا
چشم تر میری میں اشکوں کا نگر کیسا تھا

تنگئ دل کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کے عوض
پھر نئی ایک تمنا کا سفر کیسا تھا

شہر غمناک میں آ دیکھنا کچھ دیر کے بعد
دھندلکے ہالے میں فرقت کا قمر کیسا تھا

حسن کے بدلے میں جو راتیں بھی کاٹیں میں نے
دیکھ ان شبنمیں راتوں کا اثر کیسا تھا

تم نے لی راہ نئی، میں تو اسی راہ پہ ہوں
ہمسفر میرے کا مجھ ساتھ سفر کیسا تھا

☆☆☆

شبنم لطیف

پسرور ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

پرششِ حالِ دلِ زار نہیں کرتے ہیں
غم گساری مرے غم خوار نہیں کرتے ہیں
ذکر کرتے ہیں مراخلوت و جلوت میں ، مگر
میری چاہت کا وہ اقرار نہیں کرتے ہیں
کان ہوتے ہیں فصیلوں کے بھی مثلِ انساں
بات ، کوئی پسِ دیوار نہیں کرتے ہیں
دشمنی کے لیے ، لازم ہے شجاعت کا ہنر
سو , نڈر چھپ کے کبھی وار نہیں کرتے ہیں
ان پہ جنت ، تری واجب ہے یقیناً ، یارب !
جو تری ذات کا انکار نہیں کرتے ہیں
منزلوں کی بھی مٹا دی ہے تمنا دل سے
اس طرح ، قافلہ سالار نہیں کرتے ہیں
پہلے کرتے تھے زمانے سے محبت ، شوکت
اب وہ خود سے بھی مگر پیار نہیں کرتے ہیں

☆☆☆

شوکت محمود شوکت
چھب، ضلع اٹک (پاکستان)
+92 321 5304679

کبھی بھولے سے جو ان کو نظر بھر دیکھتے ہیں
بگڑ جاتے ہیں فوراً ان کے تیور دیکھتے ہیں
نظر ہٹتی نہیں چہرے سے ان کے چاہ کر بھی
ہم ان کو دیکھتے ہیں اور برابر دیکھتے ہیں
کوئی دیتا نہیں موقع کمانے کا کسی کو
گلی سڑکوں پہ سجتے دسیوں لنگر دیکھتے ہیں
نہ جانے کس لئے معیار دوہرے ہو گئے ہیں
ہنسی ہونٹوں پہ اور ہاتھوں میں خنجر دیکھتے ہیں
یہ ہے تقسیم میرے رب کی وہ ہی جانتا ہے
کہیں مفلس ، کہیں کوئی تونگر دیکھتے ہیں
نظر آتے ہیں وہ اب ہم کو ہمراہ رقیباں
بتائیں کیسے کس دل سے یہ منظر دیکھتے ہیں
مدینے کا نگر اک بار دیکھا ہم نے شازی
اور اب خوابوں میں بھی خود کو وہیں پر دیکھتے ہیں

☆☆☆

شہناز یاسمین شازی
لاہور (پاکستان)

جسے بھی عشق تجھ سے ہوگیا ہے
کسے سے بھی نہیں کچھ واسطہ ہے
جواس کی راہ میں مارا گیا ہے
وہ زندہ ہے کتابوں میں لکھا ہے
تری آنکھوں میں جانے کیا لکھا ہے
پڑھا جس نے بھی تیرا ہوگیا ہے
یزیدی جھوٹ کتنا بولتا ہے
کہ شیطاں بھی زمیں میں گڑرہا ہے
نہ سنتاہے نہ کچھ بھی بولتا ہے
نہ جانے کون دل میں رہ رہا ہے
اسی سیکل بھی باتیں ہورہی تھیں
اسی کو آج نمبر لگ گیا ہے
اندھیرا جس کی قسمت ہو گیا تھا
شہیر اب روشنی میں رہ رہا ہے

☆☆☆

شہیر رضوی کھیروی
کھیری یو.پی (بھارت)
+91 91403 28556

گئے ہو تم جو دنیا سے،بہت خالی سی لگتی ہوں
دکھاوے کو میں پوری ہوں مگر جالی سی لگتی ہوں
میں اپنی ہستی کی مٹی سے کنکر روز چنتی ہوں
ہٹاتی ہوں میں جنگلی بوٹیاں ،مالی سی لگتی ہوں
میں اپنے چہرے پہ کرتی ملمع اک سفیدی کا
مگر جو آئینہ دیکھوں تو میں کالی سی لگتی ہوں
جو وہ خوابوں میں آجائے ،مجھے پھر گدگدا جائے
سویرے اٹھ کے میں دیکھوں،بھری ڈالی سی لگتی ہوں
بہت طوفاں،ہزاروں زلزلے اور بجلیاں دیکھیں
جمی ہوں اس طرح ،طوفان کی پالی سی لگتی ہوں
آچٹتی سی نگاہ ڈالوں میں دسترخوان دنیاپر
نہیں جس میں کوء کھانا،وہی تھالی سی لگتی ہوں
تمھارے ساتھ ہر موسم وفا کا دیکھ ڈالا ہے
کہا تم نے یہ تھا مجھ سے،،بڑی عالی سی لگتی ہوں

☆☆☆

شیریں گل رانا
لاہور(پاکستان)

ہم نہیں جائیں کسی ک بھی سہارا دے کر
پھر بھی جتواؤ ہمیں ووٹ دوبارہ دے کر

سب یہی کہتے رہے جان کے رہبر ہم کو
بس یہی جائیں گے خوش حال نظارہ دے کر

ہم نے کچھ بھی نہ دیا اپنے وطن کو پھر بھی
مطمئن ہیں اسے ٹوٹا ہوا تارا دے کر

اس نئے دور میں ہم نے یہ روایت بدلی
اب کہ خوش ہوتے ہیں دوجوں کو خسارہ دے کر

ہم نے انصافی تقاضوں کو بھی پامال کیا
راز سمجھا نہ سکے تم کو سہارا دے کر

☆☆☆

صدیق راز ایڈووکیٹ
کراچی (پاکستان)
+92 333 3077328

اک سلیقے سے، قرینے سے ابھرتا ہوا میں
موجِ دریا میں سفینے سے ابھرتا ہوا میں

رزق کا وعدہ تو سب سے ہے مرے مولا کا
سو ہنر مند پسینے سے ابھرتا ہوا میں

اہل الفت کو محبت کے جواہر دوں گا
پیار و الفت کے دفینے سے ابھرتا ہوا میں

کل کو خورشید کے ماتھے کا بنوں گا جھومر
ظلمتِ شب ترے زینے سے ابھرتا ہوا میں

کس کے ہاتھوں کی انگوٹھی میں جڑوں گا طاہر؟
اس کی آنکھوں کے نگینے سے ابھرتا ہوا میں

☆☆☆

طاہر حنفی
اسلام آباد (پاکستان)
+92 300 5013074

تھی حقوق صنف ِ نازک کی تہی
ہاتھ میں تھامے درانتی ، صنف ِ شوہر کاٹتی

حادثہ زندوں کی بے حس لاش پر ماتم کناں
کوئی زیور نوچتا کوئی کلائی کی گھڑی

چند سکوں کے عوض بیچا ہے خون ِ جسم کل
وہ ضرورت مند تھا مجھ کو تھی بچوں کی پڑی

حوصلے قدموں کے رکھیں جانب ِ منزل رواں
راستے پر خار بھی ہیں گو مسافت ہے کڑی

وقت کا یہ دیوتا قدموں کو تیرے چھوم لے
کوکب ِتنہا اڑا تخیل کی ایسی پری

☆☆☆

طارق امام کوکب
کھاریاں کینٹ (پاکستان)
+92 300 5480566

قسم اللہ کی اس کو بڑی شہرت ملی ہوگی
غزل . شاعر نے تجھ کو دیکھ کر جو بھی کہی ہوگی
میں وہ جھولا جھولتی ہوگی
پتا بھیگی فضاؤں سے ہمارا پوچھتی ہوگی
ابھرتے ہوں گے آنکھوں میں گزشتہ پیار کر منظر
مری تصویر جب جانِ غزل تو دیکھتی ہوگی
یہ میٹھا میٹھا سا جو بارشوں نے ساز چھیڑا ہے
مرے محبوب نے شاید کسی سے بات کی ہوگی
ہوائیں دستکیں جب دیتی ہوں گی گھر کی چوکھٹ پر
یقیناً کھول کے در وہ گلی میں جھانکتی ہوگی
لگالی ہوں گی دروازے کی سب نے کنڈیاں لیکن
ابھی اس پیار کی بستی میں اِک کھڑکی کھلی ہوگی
بہت مدھم سہی لیکن ابھی تک چاہتوں کی شمس
کوء قندیل اس کے دل کے اندر جل رہی ہوگی

☆☆☆

ظہیرالدین شمس
شہر حیدرآباد سندھ (پاکستان)
+92 321 3938224

رونقیں چھن جائیں گی اس کی خبر پائی نہ تھی
جس قدر ہے آج یارو پہلے تنہاء نہ تھی

مجھ کو آتا دیکھ کر رستہ بدلتے ہیں وہ لوگ
کل تلک بھی آنکھ جن کی مجھ سے شرماء نہ تھی

ہاتھ میں پتھر اٹھائے آ گیا لوگوں کے ساتھ
لفظ کی تلخی بھی جس کی سمت سے آء نہ تھی

بات کیا ہے آدمی ہر اک پریشاں حال ہے
اس سے پہلے کیا کبھی اے دوست مہنگاء نہ تھی

داستان ظلم تو بکھری ہوء ہے چار سو
یہ کہانی آج کی کیا پہلے دہراء نہ تھی

پہلے ہی دامن چھڑا کر اپنا مجھ سے چل دیا
جس کو خوشیوں کی ابھی پوشاک پہناء نہ تھی

تم نے دیکھا ہے چمن میں جس کلی کو پیار سے
دیکھ کر عابد کلی وہ تم کو مسکاء نہ تھی

☆☆☆

عابد حسین جنجوعہ

کلر سیداں (راولپنڈی)

+92 300 5210121

مار دیتا ہے وہ ، نگاہوں سے
بات کرتا ہے جب اداؤں سے

چومنے اس کے بال ، آتی ہیں
دوستی اس کی ہے ہواؤں سے

دردِ دل وہ نہیں ہے دکھ اپنا
ٹھیک ہو جائے جو دواؤں سے

کیسے بخشش بھلا مری ہوگی
دوستی ہے مری ، گناہوں سے

دے بھی سکتے ہو کیا کسی کو تم
کوئی پوچھے ذرا خداؤں سے

اس قبیلے کا فرد ، ہے وہ تو
چھین لے خیر ،جو گداؤں سے

ہوں گے منصف مزاج وہ عاصم
ہے توقع اسے ، یہ شاہوں سے

☆☆☆

عاصم بخاری
میانوالی (پاکستان)
+92 301 6765514

شعر در شعر وہی کرب پُرانا کہنا
کتنا دشوار ہوا مصرعِ تازہ کہنا

تم مرے صبر پہ حیران نہ ہونا، پیارے!
مری عادت ہے ہر اِک زخم کو اچھا کہنا

تھکن ایسی ہے کہ صحرا کو سمجھنا بستر
پیاس ایسی کہ سرابوں کو بھی دریا کہنا

مجھ سے دنیا نے جو بے وجہ نگاہیں پھیریں
یاد آیا ہے، کسی کو "مری دنیا" کہنا

ہم کہ ہجرت کی تمازت میں جھلستے ہوئے لوگ
سیکھ لیتے ہیں کڑی دھوپ کو سایہ کہنا

شہر میں جبر کا موسم ہے اور اس موسم میں
ہر غزل گو کو ضروری ہے قصیدہ کہنا

سنگ زادوں کا علاقہ ہے یہاں پر، ثاقب !
بُھول کر بھی نہ کسی شخص کو شیشہ کہنا

☆☆☆

عباس ثاقب
شہر قم (ایران)
+98 903 612 0682

مرا سلسلہ کہیں اور تھا ترا سلسلہ کہیں اور ہے
مرا آشنا کہیں اور تھا ترا آشنا کہیں اور ہے
میں جو منزلوں سے بھٹک گیا مجھے تب یہ جا کے پتا چلا
مرا راستہ کہیں اور تھا ترا راستہ کہیں اور ہے
سرِ راہ جو بھی ملا مجھے یہی ایک بات کہے مجھے
مرا وقعہ کہیں اور تھا ترا واقعہ کہیں اور ہے
گو یہ سلسلہ ھے جڑآ ہوا پہ یہ بات سب پہ عیاں رہی
مرا رابطہ کہیں اور تھا ترا رابطہ کہیں اور ہے
کئی سنگ رہ میں پڑے رہے کئی سنگ سنگ چلے مرے
مرا آسرا کہیں اور تھا ترا آسرا کہیں اور ہے
مری بات کو نہ سمجھ سکا جو سمجھ سکا تو وہ اہلِ دل
مرا ِ آئنہ کہیں اور تھا ترا آئنہ کہیں اور ہے
تو جو کاروان سفر میں ہے میں جو منزلوں پہ پہنچ گیا
مرا رہ نما کہیں اور تھا ترا رہ نما کہیں اور ہے

☆☆☆

عبدالرحمان کاشف
راولپنڈی (پاکستان)
+92314 520 0664

اُن مخملیں لبوں کی طراوت کے پھر مزے
مت پوچھیے حضور حلاوت کے پھر مزے

اُس کی نظر کے سحر سے ہی جاں بحق ہوا
ہنس کر اُٹھائے میں نے شہادت کے پھر مزے

راتیں جو اُس کی یاد میں پیہم بسر ہوئیں
ہر ہر گھڑی میں پائے عبادت کے پھر مزے

وہ سرد ہاتھ جیسے ہی تھامے تھے ہاتھ میں
ہر موئے تن ہی آئے حرارت کے پھر مزے

نکہت فشاں گلاب کی سرگوشیاں تھیں ہائے
دیکھے جھکی پلک پہ شکایت کے پھر مزے

پاکر ترے لبوں پہ تبسّم یہ کہہ اُٹھا
میری نظر میں دیکھ قیامت کے پھر مزے

☆☆☆

عامر شریف

سیالکوٹ (پاکستان)

+92 301 871 6373

زندگی جستجو کا مظہر ہو
آنکھ دریا تو دل سمندر ہو
لوگ فریاد کیوں نہیں سنتے
شہر کا شہر جیسے پتھر ہو
دیپ جلتے ہوں جس میں چاہت کے
دل میں ایسا وفا کا مندر ہو
وصل کی شب طویل ہو جائے
ہر گھڑی سال کے برابر ہو
ہم کہیں بھیڑ میں جو کھو جائیں
کیا عجب زندگی کا منظر ہو
ساتھ تیرا ہی بس مرے ہمدم
عمر بھر کے لیے میسر ہو۔
چٹھیاں یار کی جو لے آئے
میرا قاصد کوئی کبوتر ہو

☆☆☆

عبدالعزیز عزیز
بیگم کوٹ لاہور (پاکستان)
+91 300 0039779

جلا کر فہم کی نگری نگر آباد کیا کرنا
جو نسلوں پر بھی ہو بھاری وہ لمحہ یاد کیا کرنا

بتا کر عمر ساری ہم یہ نقطہ آج سمجھے ہیں
جسے زنداں سے ہو رغبت, اسے آزاد کیا کرنا

حسینوں پر یہ تہمت ہے کہ دل برباد کرتے ہیں
جو خود برباد ہوتا ہو اسے برباد کیا کرنا

رویوں کے تصادم سے چھلک پڑتے ہیں پیمانے
کسی کی کج کلامی پر کوئی بیداد کیا کرنا

سہارا وہ سہارا ہے کہ تھامے ہاتھ مشکل میں
دکھاوے کے سہارے کا پس افتاد کیا کرنا

غرور حسن کی شدت نے توڑا پیار کا رشتہ
دوبارا جوڑ کر اس کو دل ناشاد! کیا کرنا

محبت کے قرینوں سے کہیں واقف بھی ہو بسمل
اجاڑا جس کو جاناں نے وہ دل آباد کیا کرنا

☆☆☆

عبدالوحید بسمل

ایبٹ آباد (پاکستان)

+92 313 5503681

مل گیا تخت مگر خاک نشینی نہ گئی
آسماں پر بھی مری خوئے زمینی نہ گئی

چھین کر لے گئی درویش سے دنیا سب کچھ
ایک بس تیری محبت ہے جو چھینی نہ گئی

بند آنکھوں سے کیا تجھ پہ بھروسہ لیکن
صورتِ حال کبھی غیر یقینی نہ گئی

حرکتِ قلب مری جاری و ساری ہے مگر
بعد تیرے دلِ ویراں کی حُزینی نہ گئی

لوگ دنیا کی محبت میں مرے جاتے ہیں
یہ مگر ساتھ کسی کے بھی کمینی نہ گئی

قتل ہو کر بھی کسی یار کے ہاتھوں سے کبھی
اے خدا شکر مری خندہ جبینی نہ گئی

☆☆☆

عتیق الرحمٰن صفی
گجرات (پاکستان)
+92 333 8409190

جب بہ چلا تو قطرہ سمندر کا ہوگیا
آنکھوں میں ٹھہرا اشک تو پتھر کا ہوگیا۔
پوجا اسے تو اسکو لگا دیوتا ہوں میں
پھر رنگ دوسرا ہی ستم گر کا ہوگیا۔
اس نے ہر ایک بات کہی یوں تراش کر
جیسے اثر زبان میں خنجر کا ہو گیا۔
چادر انا کی ہم نے تو اوڑھی تھی دو گھڑی
پھر کیسے فاصلہ یہ مقدر کا ہو گیا۔
بچے کو ماں کھلونوں میں ہی ڈھونڈھتی رہی
اور بچہ قد میں ماں کے برابر کا ہو گیا۔
دولت تھی بے شمار مگر وقتِ آخری
دولت سے ہاتھ خالی سکندر کا ہو گیا۔
کھا کھاکے چوٹ ہم تو نکھرتے چلے گئے
عطیہ ہمارا دل تو سخنور کا ہو گیا۔

☆☆☆

عطیہ نور
ریاگ راج اُتر پردیش (بھارت)
+91 6386714804

اس مسافت کا مناسب جو کرایہ ہوتا
لکژری بس میں بشیراں کو بٹھایا ہوتا

پلس لے کر وہ مرے گھر پہ جب آ دھمکی تھی
کاش اس وقت اسے شعر سنایا ہوتا

شان و شوکت سے ڈکیتی کا مزا لیتے تم
ڈاکوؤں کو بھی جو بیٹھک میں بٹھایا ہوتا

ناک تا آنکھ جو پھیلا ہوا ہے محترمہ
کاش سیلفی میں وہ تل تو نے دکھایا ہوتا

تیس شہروں میں نہ مجھ قیس پہ پرچے کٹتے
جا بجا ہم نے جو چکر نہ چلایا ہوتا

حال دل اس کی سہیلی سے بھی کہہ لیتے ہم
چند ایم بی کا ہی ڈیٹا جو بچایا ہوتا

عمر بھر دل میں یہ حسرت ہی رہی ہے فیصل
نہر کے پل پہ بشیراں کو بلایا ہوتا

☆☆☆

ڈاکٹر عزیز فیصل

اسلام آباد (پاکستان)

+92 333 5190514

وہ پوچھتے ہیں حسن چھپانے کی چیز ہے
یہ بھی حضور کوئی بتانے کی چیز ہے
دنیا کی زندگی ہے فقط چار روز کی
"دنیا بھی کوئی دل میں بسانے کی چیز ہے "
دونوں طرف جو یکساں لگی ہو تو چھوڑیے
دل میں لگی یہ آگ بجھانے کی چیز ہے
عہد وفا کرو کہ کرو بات پیار کی
یہ سوچ کر کرو کہ نبھانے کی چیز ہے
مانگیں اگر خلوص سے سب بانٹ دیجئے
علم و ہنر بھی کوئی بہانے کی چیز ہے
دیکھا جسے بھی چاک گریبان ہی یہاں
سچ مچ یہ عشق وشق دوانے کی چیز ہے
عشقِ بتاں کی بات ہی کچھ اور ہے *عزیر *
تصویرِ یار دل میں سجانے کی چیز ہے

☆☆☆

عزیر حمزہ پوری
رانچی (جھارکھنڈ) (بھارت)
+91 87897 86743

کٹ گئی راہ تیری یاد میں چلتے چلتے
عمر گزری ہے اسی آگ میں جلتے جلتے
نام محبوب کا لیتے رہے مرتے مرتے
عمر گزری ہے اسی آگ میں جلتے جلتے
پیٹ کی آگ سے ہم کو نہ ڈرائے کوئی
عمر گزری ہے اسی آگ میں جلتے جلتے
جاد ؟ عشق میں جلنے سے ملی ہے منزل
عمر گزری ہے اسی آگ میں جلتے جلتے "
عشق میں خوب جلا، خوب بھنا فرقت میں
عمر گزری ہے اسی آگ میں جلتے جلتے
ہجر کے درد فقط ہجر کے عاشق بولے !
عمر گزری ہے اسی آگ میں جلتے جلتے
بے وطن ہونے کی بیتا ہی ہے بے وطنو! کو
عمر گزری ہے اسی آگ میں جلتے جلتے

☆☆☆

علی شاہد دلکش
پور باشا، کانکی نارہ، مغربی بنگال
+91 88202 39345

کشتیاں ڈُوبیں کہ دریا کا کنارا جائے
وقت جس طرح بھی اب گُزرے ،گُزارا جائے

رنج و آلام کے ہوتے ہُوئے ممکن ہی نہیں
بوجھ سینے سے مِرے غم کا اُتارا جائے

مِل بھی سکتا ہے کوئی تازہ نشاں منزل کا
اپنے اندر کے مسافر کو پُکارا جائے

اُس کے کُوچے میں مِرا ایسے نظارا جائے
جیسے ساحل پہ سمندر کا کنارا جائے

حسرتیں ایسے بھی دفنائی نہ جائیں دِل میں
دِل کے ارمانوں کو اِس طرح نہ مارا جائے

یُونہی ساحل سے نظارے نہیں اچھے لگتے
خُود کو خُوشیوں کے سمندر میں اُتارا جائے

اِتنی پژمُردگی اچھی نہیں ہوتی قائل
کوئی لمحہ تو کبھی ہنس کے گُزارا جائے

☆☆☆

ڈاکٹر عُمر قیاز قائل

بنوں خیبر پختون خوا(،پاکستان)

+92 346 9276336

امتحاں مانگتا ہے عشق سدا
تقویٰ واجب ہے، ادب امتحاں تیرا
اب ترے بعد نَشِیمَن ہے قبر
عشق آخر تُو ہے، تُو ہی پہلا
ٹوٹ جاؤں گا میں جب اندر سے
مے کشی آخری پھر کام مرا
دیکھنا کام ہو جائے گا تمام
تو مجھے دیکھتا رہ جائے گا
بے بسی سے تو یہ اچھا ہے دوست
ایک دم سانسوں کی ٹوٹے مالا
دنیا جو چاہے سو بولے ایمانی
ساری دنیا سے ترا کیا لینا؟

☆☆☆

غلام مجتبیٰ
،ڈوکری، ضلع لاڑکانہ(پاکستان)
+91 317 0048021

بلا کا سوز و اثر اس کی بات بات میں تھا
وہ ایک شخص کہ تنہا جو کائنات میں تھا

اسیر اپنی انا، ذات و خواہشات میں تھا
وہ غزنوی تھا مگر قید سومنات میں تھا

تلاش وسعت کونین میں کیا جس کو
نشان منزل مقصود اپنی ذات میں تھا

بہار میں بھی ہر اک سو ملال طاری تھا
خزاں کا تیر ترازو ہر ایک پات میں تھا

وہ عمر بھر کی رفاقت تھی خواب کا عالم
کھلی جو آنکھ تو ہاتھ اپنا اپنے ہات میں تھا

زمانے بھر کی مسرت مداوا کر نہ سکی
کچھ ایسا غم بھی مجھے تیری کائنات میں تھا

سجا رہے تھے چمن میں ہم آشیاں قیصر
خزاں تھی تاک میں صیاد اپنی گھات میں تھا

☆☆☆

میجر ریٹائرڈ غضنفر عباس قیصر فاروقی
لال کرتی۔راولپنڈی(پاکستان)
+92 348 3201279

درد میں ڈوبے ہوئے میرے مہ و سال نہ دیکھ
میرے ہاتھوں کی لکیروں میں مرا حال نہ دیکھ
تو جو دیکھے گا نجومی تو اُلجھ جائے گا
میری قسمت کے ستاروں کی ابھی چال نہ دیکھ
دیکھ اس دل کا یہ بے رنگ سا پھیکا موسم
میں نے اوڑھی ہے جو رنگوں بھری وہ شال نہ دیکھ
گر مرے دل میں ہے رنجش تو بیاں کر مجھ سے
میرے اس شیشہء دل میں تو کوئی بال نہ دیکھ
میں خطا کار ہوں ، لاچار ہوں ، کمزور بھی ہوں
میرے مولا ! تو مرا نامہء اعمال نہ دیکھ
دیکھ صیاد پرندوں کی تو اونچی پرواز
قید کرنے کو انہیں کوئی حسیں جال نہ دیکھ
میرے پیروں میں تو کانٹے ہی چبھے ہیں فرحت ~
میرے اس باغ کی پھولوں بھری تو ڈال نہ دیکھ

☆☆☆

ڈاکٹر فرزانہ فرحت
لندن (برطانیہ)

جب تو میرے پاس آیا تھا
تب تو کتنا تنہا تھا
میں نے کب تیرا نام لیا تھا
تو نے خود ہی جان لیا تھا
میں تیرے سوچ نگر کی رانی
تو مجھے خوابوں میں تکتا تھا
اب میں رستہ بدل رہی ہوں
پہلے پہل تو ، تو بدلا تھا
خواب جزیرے پھول کھلے تھے
تو سجنا میرے ساتھ کھڑا تھا
تیری یاد کا اک اک لمحہ
پلک پلک اک تارہ تھا
آنکھ میں غم کی گھاس اگی تھی
چہرے پہ ہنستا پھول کھلا تھا

☆☆☆

فرزانہ جبار سید
راولپنڈی (پاکستان)
+92 321 5377272

دل ہمارا بھی تو پتھر ہو گیا
فکر کی دنیا سے باہر ہو گیا

بس مجھے اس بات کا افسوس ہے
چاہنے والا ستم گر ہو گیا

کیا مسرت کی کروں میں آرزو
رنج دنیا جب مقدر ہو گیا

ہاتھ آئی ہیں فقط رسوائیاں
یہ کرم بھی تیرا مجھ پر ہو گیا

آپ کا خط آیا جب خوشبو لیے
دل کا ہر گوشہ معطر ہو گیا

کل تلک *انجم* جو تھا دشمن مرا
آج وہ کس طرح دلبر ہو گیا

☆☆☆

فریدہ انجم،
پٹنہ سٹی (بھارت)

نیند میں چلتے ہوئے آ گئے تعبیر کے پاس
خواب ٹوٹا تو ملے اپنی ہی تصویر کے پاس

ہم کو دیکھا تو بنانے لگا پرکار سے نقش
اور کوئی کام نہ تھا کاتبِ تقدیر کے پاس

پیچ و خم گیسوئے ہستی کے سلجھتے کیسے
وقت کا ہاتھ نہ تھا ناخنِ تدبیر کے پاس

کیسے پلٹے گا جو نکلا ہے کماں سے اک بار
خود پہ قابو ہے نہ رستہ ہے کوئی تیر کے پاس

ایک ہی جست بہت ہے دلِ بیتاب ٹھہر
کھینچ لایا ہے مجھے شوقِ سخن میر کے پاس

میں نے جس رات بھی لکھی ہے غزل اُس کے لیے
پھول اُس دن ملے مجھ کو مری تحریر کے پاس

اُس کی یادوں سے مہکنے لگا زنداں خسرو
اک دریچہ سا کھلا حلقہء زنجیر کے پاس

☆☆☆

فیروز ناطق خسرو
کراچی (پاکستان)
+92 323 2589098

کوچہ کوچہ قریہ قریہ رسوا ہوگا
جو بھی میرے ساتھ چلے گا رسوا ہوگا

میں ہوں اپنے گاؤں میں اک باغی لڑکا
جس نے مجھ کو پیار سے دیکھا رسوا ہوگا

حال ہی میں قانون بنا ہے گاؤں میں
جس نے سچ کو جھوٹ نہ مانا رسوا ہوگا

یارو عشق ، مروت، الفت سب لے جاؤ
یاں پر کاروبار وفا کا رسوا ہوگا

راہ عشق میں پاسِ رسوائی مت لانا
ورنہ عشق میں حد سے زیادہ رسوا ہوگا

☆☆☆

قاسم دستی
ضلع راجن پور(پاکستان)
+92 302 7700075

نگاہ یار اف ،تیری کہاں تک بات جا پہنچی،
نشانہ دل ہوئے کیا کیا ؟کہاں تک بات جا پہنچی؟
اٹھایا ہے وہ طوفاں کہ معاذ اللہ، معاذ اللہ،
مکاں کی بات ہی کیا؟ لا مکاں تک بات جا پہنچی،
دل عاشق پہ کیا بیتی ؟ زمانے کی بلا جانے ،
رہا نہ ضبط کا یارا ، فغاں تک بات جا پہنچی،
فلک بھی پڑ گیا حیرت میں , سورج چاند تارے بھی،
جو حسن فتنہ گر کی آسماں تک بات جا پہنچی ،
سر راہ ہم کھڑے تھے ،اور اس نے بام سے دیکھا،
ملیں نظریں کہ بس تیرو کماں تک بات جا پہنچی،
ہے اب ارض و سما میں سیف چرچا تیری الفت کا ء
چلی ،جانے کہاں سے اور کہاں تک بات جا پہنچیء

☆☆☆

قاضی سیف الرحمٰن سیف علوی،
ضلع و تحصیل مانسہرہ،(پاکستان)
+92 323 520 0604

کر کے احسان اُسے آج جِتاتے کیوں ہو
ظلم اِتنا نہ کرو دل کو دُکھاتے کیوں ہو

تم سیاست کے اُکھاڑے میں مزہ خوب کرو
گھر کے آنگن میں مگر آگ لگاتے کیوں ہو

دیر لگتی نہیں آنے میں مکافاتِ عمل
اپنی نظروں سے غریبوں کو گِراتے کیوں ہو

جس کی چھاؤں سے بھی محروم رہیں گھر والے
پیڑ اس طرح کے آنگن میں لگاتے کیوں ہو

جل گئیں دھوپ کی تیزی سے ہماری فصلیں
بادلوں ایسے بَھلا جُھوم کے آتے کیوں ہو

روشنی اپنی کبھی کم نہیں ہونے دینا
لالٹین اپنی اندھیروں میں بُجھاتے کیوں ہو

☆☆☆

مجاہد لالٹین الہ آبادی
ضلع پریاگ راج (بھارت)
+91 72380 57311

وار جب مجھ پر ہوا میں بے خبر سجدے میں تھا
کیسے میں خود کو بچاتا میرا سر سجدے میں تھا

شہر میں ہنگامہ آرائی ہوئی کس بات پر
میں بھلا کیا جانتا میں رات بھر سجدے میں تھا

کیسے رکھتا اس جگہ بنیاد میخانے کی وہ
جس جگہ ہر اک قدم پر ہر بشر سجدے میں تھا

کر رہا تھا سر جھکا کر وہ ثنا اللہ کی
جو پرندہ شاخ پر وقت سحر سجدے میں تھا

میں نے سر اپنا جھکایا تھا خدا کی یاد میں
وہ نہ جانے دل میں کیا کیا سوچ کر سجدے میں تھا

ہر جگہ سب نے جھکا رکھے تھے سر رب کے حضور
بام پر کوئی تو کوئی فرش پر سجدے میں تھا

کر رہے تھے وار حسرت لوگ میری پیٹھ پر
میں مگر چپ چاپ ہی با چشم تر سجدے میں تھا

محسن باعشن حسرت
کلکتہ (بھارت)
+91 38455 98755

تیرا ہر لفظ ہے موجوں کی روانی کی طرح
کون بولے گا تری شوخ بیانی کی طرح

میری غزلوں میں ترا روپ سلامت ہے ابھی
میں بھی زندہ ہوں کسی لوک کہانی کی طرح

تجھ سے منسوب ہر اک چیز ہے پیاری مجھ کو
میں نے ہر زخم کو رکھا ہے نشانی کی طرح

تیرے جیسی تری تصویر بناؤں کیسے
کہ مصور ہوں میں بہزاد نہ مانی کی طرح

تو جہاں چھوڑ گیا میں وہیں ٹھہرا تھا مگر
عمر چلتی گئی بہتے ہوئے پانی کی طرح

بھولنا چاہوں بھی تو بھول نہیں سکتا میں
میرا بچپن ہے مجھے یاد کہانی کی طرح

آج بھی حسن تصور سے چمکتے ہیں کمال
تیری تصویر کے سب رنگ جوانی کی طرح

☆☆☆

ڈاکٹر محمد اشرف کمال
بھکر۔پنجاب۔(پاکستان)
+92 333 6842485

عشق ترے نے سپنے دکھائے ہیں
پلکوں پہ جگنو جگمگائے ہیں
دیکھا جو تو نے پیار کی نظر سے
پھول مرے دِل کے لہلہائے ہیں
چھائے جب بھی بادل خوشیوں کے
دُکھ کے سورج نکل کے آئے ہیں
ملنے گئے جب بھی اپنوں سے ہم
راہ میں دشمن ہی ٹکرائے ہیں
اُلفت کے نہیں ہے قابل دُنیا
پیار بھرے دِل جو ٹھکرائے ہیں
عشق ہے سنگ تراش اِک ایسا جس نے
پتھر بھی تو ہیرے بنائے ہیں

☆☆☆

محمد ارباب بزمی
موڑا ایمن آباد۔ گوجرانوالہ (پاکستان)
+92 300 6298387

آج پھر میرے مقدر کے ستارے ٹوٹے
آج پھر آنکھ کے ستلج کے کنارے ٹوٹے

زندگی ! آ کے تجھے اج محبت دے دوں
پھر نہ کہنا کہ یہاں لوگ ہیں سارے ٹوٹے

اپنی پرواز پہ اتنا تو تکبر مت کر
جان جاؤ گے اگر پر یہ تمھارے ٹوٹے

جن کی تعبیر رگ جاں کو تسلی دیتی
وائے ناکامیء جاں خواب وہ پیارے ٹوٹے

جو تجھے میرے نصیبوں سے ملاتے تھے ضیاء
کیوں وہ ہاتھوں کی لکیروں کے اشارے ٹوٹے

☆☆☆

محمد کلیم ضیاء
کھاریاں ضلع گجرات (پاکستان)
فون نمبر 3839392 333 92+

جدا ہو جا ئے جب بھی تیرا بچپن آشنا کرنا
سگائی کا تجھے بھیجوں گا کنگن آشنا کرنا

ترے اس حسن کے آگے تو پھیکا چاند لگتا ہے
تجھے جب دیکھتے شرما ئے درپن آشنا کرنا

خوشی آنگن میں ناچے گی مسرت کی گھڑی ہو گی
بنو گی جب کبھی بھی میری دلہن آشنا کرنا

ترے دروازے میں بارات اس دن لے کے آؤں گا
جو سج جا ئے ترا گھر بار آنگن آشنا کرنا

نہیں ہوں چور کوئی میں ، محبت کا پجاری ہوں
کوئی در پیش آ جا ئے جو الجھن آشنا کرنا

مرے محبوب الجھن یہ نفیس اب کیسے سلجھا ئے
ہٹا ئے گا وہ کیسے رخ سے چلمن آشنا کرنا

☆☆☆

محمد نفیس ازہر،
قطر
+91 8603206683

تمھاری یاد آتی ہے ھماری جان جاتی ہے
تیری تصویر بھی جانم ہمیں ھر پل رلاتی ہے
سھانے دن وہ کتنے تھے تمھارا ساتھ ھوتا تھا
بچھڑ کر تم سے میری غمزدہ ساری حیاتی ہے
وفا کرکے جفا پائی سخا کرکے سزا پائی
یہی دستور تھا تیرا تجربہ میرا ذاتی ہے۔
سنا تھا عشق اندھا ہے محبت جنگ میں جائز
محبت کرکے پچھتائے ہمیں ھمیں ہر شب ستاتی ہے
ضروری تو نہیں تجھ کو بھی میری یاد آتی ہو
قسم اللہ کی مجھ کو تمھاری یاد آتی ہے
خطوطِ یار پڑھتا ہوں سُرُور و چین پاتا ہوں
نہیں تم تو دکھی ہوں میں غموں سے چُور چھاتی ہے
تیرا یاسین روتا ہے سدا غمگین ھوتا ہے
اسے قسمت بھی خوابوں میں تیری صورت دکھاتی ہے۔

☆☆☆

محمد یاسین کنبھر
سلطانپور پنو عاقل (پاکستان)
+92 300 3135557

میں صحیح تھا تو میری تحقیر کی کیوں آپ نے
بر سرِ محفل مری تشہیر کی کیوں آپ نے

ذہن پر غلبہ بھی ہے قبضہ بھی میرے جسم پر
زندگی کو اس طرح جاگیر کی کیوں آپ نے

کھیلتی رہتی ہے ہونٹوں پر ہنسی کیوں آپ کے
دل پہ میرے نقش یہ تصویر کی کیوں آپ نے

پرسکون تھا مدتوں سے میں مکانِ ہجر میں
پھر ملاقاتوں کی اک تدبیر کی کیوں آپ نے

جب خبر تھی آپ کو دلگیر ہوں گے لوگ سب
تو کتابِ دل شکن تحریر کی کیوں آپ نے

آپ نے آنے کی زحمت کی , بلا لیتے مجھے
میرے گھر آ کر میری توقیر کی کیوں آپ نے

آنسوؤں کو بھی گلہ ہےتاباں میری ذات سے
خودسری کی آگ سے تسخیر کی کیوں آپ نے

☆☆☆

محمود حسن تاباں
(کراچی-پاکستان)
رابطہ.0324-3033234

بحث کو سکتے پہ رکھ آیا ہوں
حرف اک نقطے پہ رکھ آیا ہوں
جھاڑ کر رکھ لی کہیں خواہش دید
عکس کو شیشے پہ رکھ آیا ہوں
کھینچ کر بند گلی کا نقشہ
تیر کو ، رستے پہ رکھ آیا ہوں
اس کو دستک کی ضرورت نہ پڑے
دھیان ، دروازے پہ رکھ آیا ہوں
شاخ پر رہتا تو جھڑ جانا تھا
پھول کو تکیئے پہ رکھ آیا ہوں
تاکہ لوٹ آئے وہ آسانی سے
خود کو چوراہے پہ رکھ آیا ہوں
اس کو پہچان تھی بے چہرگی کی
آئنہ ، چہرے پہ رکھ آیا ہوں

☆☆☆

محبوب کاشمیری
بھمبر (آزاد کشمیر)
+92 300 6298387

میری نظر میں خاک ہے قیمت زمین کی
میں خوب جانتا ہوں حقیقت زمین کی
ہے آگ ، پانی اور ہوا سب کی ا ہمیت
سب سے بڑی مگر ہے ضرورت زمین کی
مجھ پہ اکڑ کے جو چلا مجھ میں سما گیا
انساں کے واسطے ہے نصیحت زمین کی
کوء بتا سکا ہے خلاؤ ں کی حد بھلا !
ممکن نہیں کہ ناپ لے وسعت زمین کی
قدرت کا بس قصور یا اپنا بھی دوش ہے
بڑھتی جو جا رہی ہے کثافت زمین کی
انسان سیر کرنے لگا آسمان میں !
کم ہو گئی ہے واقعی ؟ وقعت زمین کی ؟
سرور 'ان اونچے محلو ں کی راحت ہیعارضی
جبکہ ہے دائمی تو سکونت زمین کی

☆☆☆

م،سرور پنڈولوی
پنڈول،مدھوبنی(بھارت)
+91 99050 35274

کھلے ہیں پھول ادب کے جس کے دامن پر نہ بیچیں گے
بلا سے کچھ بھی ہو نغموں کا ہم گلشن نہ بیچیں گے

نظر آتی جس میں زندگی کی موہنی صورت
کسی قیمت پہ ہم اے دوست وہ درپن نہ بیچیں گے

گزاریں گے ہم اپنی زندگی کانٹوں کے بستر پر
مگر گلچیں کے ہاتھوں پیار کا گلشن نہ بیچیں گے

تمہاری عنبریں زلفوں زلفوں کی بھینی بھینی خوشبو سے
معطر ہے ہمارے دل کا جو آنگن نہ بیچیں گے

قسم کھائی ہے اربابِ قلم کے روبرو ہم نے
کہ اے مشتاق اپنا سازِ نغمہ زن نہ بیچیں گے

☆☆☆

مشتاق دربھنگوی
دربھنگا (بھارت)
+91 80130 89694

مزاج اپنا زرا تم بدل سکو تو چلو
"سفر میں دھوپ تو ہوگی جو چل سکو تو چلو

میں جا رہا ہوں جہا پر وہاں اندھیرا ہے
چراغ بن کے مرے ساتھ جل سکو تو چلو

ہے عشق آگ کا دریا، جگر نے فرمایا
کہ اس سے پار سلامت نکل سکو تو چلو

جہاں پہ ظلم کو سہنا بنی ہے عادت اب
نظام آپ وہاں کا بدل سکو تو چلو

غریب لوگوں سے ملنا ہے مجھکو بستی میں
انا کو اپنی اگر تم کچل سکو تو چلو

ہے انکی بزم میں شرکت کی شرط صرف ادب
ادب کے سانچے میں گر آپ ڈھل سکو تو چلو

بہت کٹھن ہے یہ منزل تلک ڈگر انور
ملیں گی ٹھوکریں ہاں! تم سنبھل سکو تو چلو

☆☆☆

معراج انور قدیری مرادآبادی

مرادآباد یو، پی، (بھارت)

+91 96902 36992

وہ بھی اِک نقطہ ء آغاز سفر تھا میرا
مرحلہ دار کا مقصود نظر تھا میرا
میں نے لوٹا ہے خود اپنے ہی کو تنہا پا کر
ورنہ رستہ بڑا بے خوف و خطر تھا میرا
وقت کی تیز ہواوئں نے گرایا ہے مجھے
جبکہ اک شہر تمنا سے گزر تھا میرا
سانس لیتا ہوں تو اڑتی ہے مرے جسم کی خاک
زندگی گویا کوئی کار ہنر تھا میرا
جس کے پتّھر مرے پیروں کا لہو چاٹتے ہیں
پھر اسی کوئے ملامت سے گزر تھا میرا
مصلحت کیش تھا ظلمت میں مظفر وہ بھی
ایک سایہ جو سر راہگزر تھا میرا

☆☆☆

مظفر احمد مظفر
حال مقیم لندن (برطانیہ)
00447411068061

یوں مجھے اس کا سہارا نہ ملا
جیسے کشتی کو کنارا نہ ملا
جو مری پہلی محبت تھا کبھی
مجھ کو وہ شخص دوبارہ نہ ملا
میں تھی مستور مجھے ترکہ سے
حصہ آدھا ملا سارا نہ ملا
جان دے دیتی محبت کی قسم
اس کی جانب سے اشارہ نہ ملا
زندگی جس کو سمجھ رکھا تھا
ایسا روٹھا کہ دوبارہ نہ ملا
ساتھ تقدیر نے کیا دینا تھا!
جب کہ آپس میں ستارا نہ ملا
طاہرہ آئینہ جب دیکھتی ہوں
اس میں پھر عکس ہمارا نہ ملا

☆☆☆

مقدس طاہرہ
سیالکوٹ شہر (پاکستان)
+92 334_9855427

خدا نے حسن کو جب دلکشی عطا کر دی
تو اس ادا نے مجھے عاشقی عطا کر دی

بھٹک رہے تھے جو حق کی تلاش میں برسوں
ہے شکر ہم کو تری بندگی عطا کر دی

تھا زندگی میں سکوں جب ملے نہ تھے ہم تم
ملی جو تم سے نظر بے کلی عطا کر دی

خدا سمجھتے جہالت میں خود کو ہی کچھ لوگ
شعور علم نے اب عاجزی عطا کر دی

تمام عمر کیا انتظار جس پل کا
بہ وقت مرگ مجھے زندگی عطا کر دی

☆☆☆

ڈاکٹر ممتاز منور
پونے (پاکستان)
+91 98814 69520

سوچ سپنوں میں لرزتا اک ہیو لا رہ گیا
کون کس کا آشنا تھا کون کس کا رہ گیا

نقش سب کجلا گئے ہیں عکس سب دھندلا گئے
آئینہ بھی آئینہ گر سے الجھتا رہ گیا

ہو گیا تفریق میں کس وقت اپنے آپ سے
اور پھر مجھ میں کوئی مجھ سے زیادہ رہ گیا

آنکھ میں ٹھہرے ہوئے آ نسو نہ پونچھے جا سکے
میرے دروازے پہ اس کا نام لکھا رہ گیا

روح آسودہ ابھی تک اس کی ہمراہی میں ہے
جان بلب دل کو سنبھالے جسم آدھا رہ گیا

ایک دن چھپ سادھ اس کی طرح اس کے لئے
چاہتوں کا ایک میلہ تھا جھمیلا رہ گیا

کون لائے گا منور اب خبر اس پار کی
کس کو لہروں سے نمٹنے کا سلیقہ رہ گیا

☆☆☆

منور عزیز
ٹورنٹو (کنیڈا)
+1 (647)570 1331

خیال و خواب کی دنیاں سے ہم گذر بھی گئے
جہاں ٹھہرنا تھا ہم کو وہاں ٹھہر بھی گئے
ہمارے ساتھ رہے زندگی کے ہنگامے
جہاں جہاں سے بھی گذرے جدھر جدھر بھی گئے
ترے خیال کا دریا اتر نہ پایا مگر
ترے خیال کے دریا میں ہم اتر بھی گئے
زمانہ لاکھ ہماری مخالفت میں رہا
جو کام کرنا تھا ہم کو وہ کام کر بھی گئے
محبتوں میں بھی لازم ہے اعتدال کا رنگ
خلوص حد سے بڑھا جب تو لوگ ڈر بھی گئے
غم ِ زیاں کے سوا کچھ نہیں ہے منزل پر
سفر کا لطف گیا اور ہم سفر بھی گئے
ہم ایسے لوگ منور کہاں سے آئیں گے
جو پستیوں میں رہے اور فراز پر بھی گئے

☆☆☆

پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی
سمبلی ڈیم اسلام آباد (پاکستان)
+92 334 5534239

دوستی کو بھی تیری بے نقاب کر دیا
دشمنی نے جب تجھے بے حجاب کر دیا

جو بات تھی تذکرہ تھا وصل کا
تم نے سارے ذکر کو اک کتاب کر دیا

اب ہمارے بیچ کوئی بھی نہ مسئلہ رہا
وقت نے برابر اب سب حساب کر دیا

سوچتی ہوں کیا جواب دوں ترے سوال کا
جب ترے سوال نے لا جواب کر دیا

ناز تجھ کو ڈر نہیں اب کبھی اندھیرے کا
زندگی نے تیرے نام آفتاب کر دیا

☆☆☆

نادرہ ناز

کولکاتا (بھارت)

شکستہ پائے مسافت دہائی دیتے ہیں
کہ منزلیں نہیں، رستے جدائی دیتے ہیں
قفس میں دل کا لگایا ہے دقتوں سے تو اب
عجیب لوگ ہیں اذن ِ رہائی دیتے ہیں
میں دشمنوں کے ستم حرف کہہ دوں گا
مگر وہ کیسے کہوں دکھ جو بھائی دیتے ہیں
نظر اداس ہے میری کہ رت اداس ہوئی
ملول چہرے ہی ہر سو دکھائی دیتے ہیں
تو کیوں نہ اوج پہ قسمت کا آج سورج
وہ میرے ہاتھ میں دست حنائی دیتے ہیں
انہیں بھی ناز بہت اپنے دین پر ہو گا
پہاڑ غم میں جو راحت کی رائی دیتے ہیں
سکوت ِ شہر کے کانوں میں آج پھر ناصر
اک انقلاب کے نعرے سنائی دیتے ہیں

☆☆☆

ناصر علی سید
پشاور (پاکستان)
+92 300 5821433

وہ جو رہتا ہے بہت حدِ ادب میں ہم سے
دل سے نزدیک وہ اک شخص ہے سب میں ہم سے

طبعِ نازک پہ گراں گزرے کوئی شعر اگر
دل کو دھڑکا ہے وہ بھڑکے نہ غضب میں ہم سے

کام آئے گی نہ سوداگری ، چاہت کی ، اُسے
ضرب و تفریق ہو ہارے گا وہ سب میں ہم سے

چھوڑ یہ زعم ، محبت میں ، تُو ہم سے ہے سوا
دیکھ ، لے جائے گا بازی نہ طلب میں ہم سے

کوئی مل جائے تو لے آنا ، مقابل ، جاناں
رنگ میں ، رُوپ میں ، گفتار میں ، لب میں ، ہم سے

بحث کرتے ہوئے تم جیت سکوگے نہ کبھی
ایک منطق میں ، دلائل میں ، سبب میں ، ہم سے

رنج و غم میں تو اسے ، ناز قرار آئے مگر
دل سنبھالا نہیں جاتا ہے طرب میں ہم سے

نُزہت جہاں ناز
کراچی،(پاکستان)
03343760812

رہتی ہے مرے دل میں تری ذات مسلسل
ہوتی رہیں ایسی ہی کرامات مسلسل

پکڑا ہے تخیل میں جو اے جان تمنا
یوں ہی رہے ہاتھوں میں ترا ہات مسلسل

اللہ کرے ایسا کبھی وقت نہ آئے
ہو عشق کی بازی میں مجھے مات مسلسل

گزرے ہوئے لمحات میں بھولا نہیں اب تک
یادیں تری رہتی ہیں مرے سات مسلسل

بوسہ تری دہلیز مقدس کا میں لے لوں
اب سوچ کا محور ہے یہی بات مسلسل

☆☆☆

ندیم اسلم
شیخوپورہ (پاکستان)
+92 300 9873235

یہ خوب دیکھی ہے شان ٹوٹے ہوئے پروں کی
بلند تر ہے اڑان ٹوٹے ہوئے پروں کی

ترے مرے فاصلے زیادہ نہ ہوں گے لیکن
رکاوٹیں درمیاں ٹوٹے ہوئے پروں کی

بدن سے محروم ہو کے بھی ہے اڑان جاری
کہ ہمتیں ہیں جواں ٹوٹے ہوئے پروں کی

فضا میں بکھرے ہوئے ہیں کیوں آسما ں کے ٹکڑ ے ؟
یہ کس نے کھینچی کمان ٹوٹے ہوئے پروں کی

نسیم اپنی ہی آپ بیتی سنا رہا ہوں
کہانی کر کے بیا ن ٹوٹے ہوئے پروں کی

☆☆☆

نسیمِ سحر
راولپنڈی (پاکستان)
+92 333 5415091

قوم کا ہے جذبۂ بیدار چپ
اس لیے ہے قوم کا سردار ج چپ
کچھ نہ کچھ ہے دال میں کالا ضرور
طعنہ اغیار پر ہیں یار چپ
شورش کفار بڑھتی ہی گئی
ہو گئی مومن کی جب تلوار چپ
نا امیدی کی حقیقت کھل گئی
ایک کوا ہے سر دیوار چپ
جب الف سے ب نہیں سنتا کوئی
اس لیے ہیں صاحب اسرار چپ
سائنس کی آواز پر بھی کان دھر
کان رکھتے ہیں در و دیوار چپ
مل گئی غم سے نصیر اختر نجات
اے مسیحا! ہو گیا بیمار چپ

☆☆☆

نصیر احمد اختر
تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد (پاکستان)
+92 300 762 4667

کتنی شعا ئیں پھوٹی ہیں آکر تلاش کر
میرے بدن میں دھوپ کے منظر تلاش کر
وہ گُم شدہ جزیرہ کہیں مل ہی جا ئے گا
شفاف وادیوں میں اتر کر تلاش کر
بادِ صبا کی ٹہنی پہ زخموں کی شکل میں
یادوں کے سُرخ گُلِ تر تلاش کر
سورج ملے گا برف کے قاشوں کے درمیاں
شفاف وادیوں میں اتر کر تلاش کر
آندھی اڑا کے لے گئی آخر اسے کہاں
دیوار و در تو رہ گئے چھپّر تلاش کر
جس کی غزل میں میر کی طرزِ سُخن ملے
شہر ِ سُخن میں ایسے سُخنور تلاش کر
سورج نے کرلی خود کشی نیّر بہ وقتِ شام
اب جگنو ?ں کو شب کے شجر پر تلاش کر

☆☆☆

نیّر صِدّیقی
+92 343 3691150
حیدرآباد(پاکستان)

ہے اگرچہ پیشِ نگاہ تو پسِ جاں نہاں کوئی اور ہے
مری جان تو ہی سہی مگرمری جانِ جاں کوئی اور ہے
چلوگل رخوں کی جوانیاں تو خرید سکتے ہیں اہلِ زر
مگر اتنا طے ہے کہ فاتحِ دلِ دلبراں کوئی اور ہے
وہ غریب و سادہ و خوش گماں کہ چلے تھے ہم رہِ رہزناں
انہیں دور جا کے خبر ہوئی کہ یہ کارواں کوئی اور ہے
تو قتیلِ ناوکِ دشمناں میں شکارِ سازشِ دوستاں
ترا واقعہ کوئی اور تھامری داستاں کوئی اور ہے
غمِ زیست سے میں رِہا ہوا تو غمِ زمانہ نے آ لیا
وہی زخم ہیں وہی تیر ہیں ۔ مگر اب کماں کوئی اور ہے
مےء آتشیں کی تجلّیوں سے جبینِ شیشہ ہے لالہ رنگ
تو یہ مان لو پسِ پردہء رخِ گل رخاں کوئی اور ہے

☆☆☆

پروفیسرنواب نقوی
راولپنڈی(پاکستان)
+92 311 0070023

مرے ہی گھر میں کوئی جانتا نہ تھا مجھ کو
میں کیا تھی کون تھی پہچانتا نہ تھا مجھ کو

عجب غلاف تھا اطراف میں جو پنہاں تھا
عجیب دل تھا مرا مانتا نہ تھا مجھ کو

وہ کیسی تشنہ لبی تھی وہ کیسا دریا تھا
ازل سے جو تھا مرا جانتا نہ تھا مجھ کو

ہاں ایک اور مسافت کا سامنا تھا مجھے
جو راہبر تھا وہ پہچانتا نہ تھا مجھ کو

مجھے بھی نیلما اپنا حصار پیارا تھا
اسی لیے تو کوئی جانتا نہ تھا مجھ کو

☆☆☆

نیلما ناھید درانی

لاہور (پاکستان)

آنکھوں کو محروم تمنا رہنے دو
دل کے ارمانوں کو اور مچلنے دو
لیل و سینہار میں کتنے ماہ و سال گئے
صبح مراد آ ؟ گی وقت گزرنے دو
ابھی تقاضے عشق کے پورے ہونے ہیں
ستم زدہ بارش کو اور برسنے دو
منزل منزل چلیں تو منزل ملتی ہے
گرد مسافت کی اڑتی ہے اڑنے دو
اجلے گھر میں اجلی دنیا بستی ہے
دل کے شیشے کو نہ دھندلا ہونے دو
حبس بڑھے تو آندھی چلنے لگتی ہے
سوز ہجر کو کچھ دن اور مچلنے دو
درد محبت ایک بھلا سرمایہ ہے
کبھی عصیم نہ ساکن دل کو رہنے دو

☆☆☆

پروفیسرو۔پ۔ عصیم صلیبی
پیپلز کالونی۔1،فیصل آباد(پاکستان)
+92 334 9823359

باد صبا دماغ کو چھو کر گزر گئی
یا ان کی موج یاد معطر گزر گئی

جس کو تری نظر نے دیئے حوصلے نئے
وہ زندگی ''بہ قید مقدر'' گزر گئی

خاکہ بنا سکا نہ تمھارے جمال کا
بجلی میری نگاہ سے اکثر گزر گئی

دل سے جو موج درد اٹھی تھی فراق میں
بن کے وہ بے کنار سمندر گزر گئی

اس حادثے نے ذوق تمنا بدل دیا
اک آرزو تھی دل میں جو آکر گزر گئی

کل شب رہا وہ چہرہ نگاہوں کے سامنے
مت پوچھیے کہ کیا مرے دل پر گزر گئی

نکھرے غزل میں تبسم کے خال و خد
جب روح سے طراوت منظر گزر گئی

☆☆☆

ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم
Y-319 اقبال کالونی سرگودھا
+92 345 8637888

کدورتوں کی غلیظ دلدل میں الفتوں کے گلاب بنتا
محبتوں سے گلے لگا کر سکونِ قلب و چناب بنتا
کٹے ہیں بازو علم کو تھامے چٹان بن کر کھڑے ہوئے ہیں
چمکتی آنکھوں لرزتے ہونٹوں چھکتے رخ کا حساب بنتا
رہِ وفا کے نکھارنے کو جو خون تازہ اچھالتے ہیں
بریدہ شاخوں پہ جو ہیں خنداں انہی گلوں کا نصاب بنتا
خزاں رتوں میں، میں پھول کلیاں گلاب لے کر کھڑا ہوا ہوں
میں منتظر ہوں بہار کا پر میرا مقدر ہے خواب بنتا
جو سوئے مقتل روش روش پہ لہو کے چھینٹے اجالتے ہیں
عروجِ حسنِ نظر میں مشکل ہے سسکیوں کا جواب بنتا
اداس گھاٹی میں جب بھی جھرنوں کی جھنجھنا ہٹ کے ساز بکھریں
نہ سوکھی شاخوں کی کونپلوں کے لبوں پہ شکووں کا باب بنتا
فہیم تازہ ہوا کے جھونکے فلک سے جب بھی زمیں پہ اتریں
اندھیری رت میں خزاں رسیدوں کے آنگنوں کا سحاب بنتا

☆☆☆

ڈاکٹر یونس فہیم راؤ
شہر: لالہ موسیٰ۔ ضلع گجرات (پاکستان)
+92 335 4725838

تصانیف و تالیفات

☆ مجموعہ حمد ونعت — O حیاتِ طیبہؐ (منظوم) O گلستانِ نعتؐ O میرا قبیلہ محمدی ہے

☆ مجموعات نظم وِغزل — O قلزمِ خون O ادھورے خواب O تبدیلی (منظوم) O چراغ سرِ دیوار (نظم)

☆ سفرنامے — O دیارِ نبیؐ O منڈیلا کے دیس میں O کھاریاں سے عرفات تک O جا دیکھا تیرا امریکہ
O ادھورے خواب O کھاریاں سے مدینہ تک O منڈیلا کے دیس میں
O پاکستان سے پاکستان تک O جو ہم پہ گزری (کہانیاں)

☆ انتخاب حمد ونعت — O خدائے محمدؐ O بزمِ رسالتؐ O گلزار محمدؐ O دربارِ رسالت
O حاضری، حضورؐ کے حضور O گنجینۂ معرفت، (2023)

☆ انتخاب نظم وغزل — O سوچ رُت 1984ء O سوچ رُت 2002ء O سوچ رُت 2016
O غزل خوشبو (2018) O نظم آراستہ (2019) O سخنورانِ جہاں (2019)
O غزل محفل (2020) O غزل دستار (2021)
O غزل انتخاب، جان تغزل (2022)
O گلاب تم ہو (2023)

☆ مزاحمتی ادب — O بے نظیر قیادت O تم کب تک بھٹو مارو گے

☆ مضامین — O حضرت خواجہ محمد معصومؒ O بولتے حقائق O لفظوں کی سوغات (خطوط گل جی کے نام)

☆ اہل قلم کی نظر میں — O ڈاکٹر وزیر آغا O پروفیسر پریشان خٹک O مزدور شاعر تنویر سپرا
O میاں جمیل صدیقی O گل بخشالوی

رابطہ: 0302-5892786

gulbakhshalvi@gmail.com

کاشانۂ علم وادب بخشالوی سٹریٹ جی ٹی روڈ کھاریاں شہر ضلع گجرات (پاکستان)